بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 47

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

شمارہ 46

ایڈیٹر
منیر احمد خادم
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

Postal
Registration
No:p/GDP-23

شرح چندہ
سالانہ 150 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک 10 پونڈ
یا 20 ڈالر امریکن

21 رجب 1419 ہجری 12 نبوت 1377 ہش 12 نومبر 98ء

لندن ۷ نومبر مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیریت ہیں۔ کل حضور انور نے مسجد فضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور تحریک جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان فرمایا اور حضور نے مالی قربانیوں میں سبقت لے جانے کی طرف توجہ دلائی۔ پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب کرام دُعائیں کرتے رہیں اللہ تعالیٰ حضور پُر نور کا حامی و ناصر ہو۔

عبادت کوئی بوجھ اور ٹیکس نہیں اس میں بھی ایک لذّت اور سُرور ہے اور یہ لذّت اور سُرور دنیا کی تمام لذّتوں اور تمام حظوظ نفس سے بالاتر اور بالاتر ہے

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نماز کیا ہے؟ یہ ایک خاص دُعا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ لوگ اس کو بادشاہوں کا ٹیکس سمجھتے ہیں۔ نادان اتنا نہیں جانتے کہ بھلا خدائے تعالیٰ کو ان باتوں کی کیا حاجت ہے۔ اس کی غناء ذاتی کو اس بات کی کیا حاجت ہے کہ انسان دُعا اور تسبیح اور تہلیل میں مصروف ہو۔ بلکہ اس میں انسان کا اپنا ہی فائدہ ہے کہ وہ اس طریق سے اپنے مطلب کو پہنچ جاتا ہے۔

مجھے یہ دیکھ کر بہت افسوس ہوتا ہے کہ آج کل عبادت اور تقویٰ اور دینداری سے محبت نہیں ہے۔ اس کی وجہ ایک عام زہریلا اثر رسم کا ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی محبت سرد ہو رہی ہے اور عبادت میں جس قسم کا مزا آنا چاہئے۔ وہ مزا نہیں آتا۔ دُنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں جس میں لذّت اور ایک خاص حظ اللہ تعالیٰ نے رکھا نہ ہو۔ جس طرح پر ایک مریض ایک عمدہ سے عمدہ خوش ذائقہ چیز کا مزا نہیں اُٹھا سکتا اور وہ اسے بالکل تلخ یا پھیکا سمجھتا ہے اسی طرح سے وہ لوگ جو عبادت الٰہی میں حظ اور لذّت نہیں پاتے ان کو اپنی بیماری کا فکر کرنا چاہئے۔ کیونکہ جیسا میں نے ابھی کہا ہے دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس میں خدائے تعالیٰ نے کوئی نہ کوئی لذّت نہ رکھی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو عبادت کیلئے پیدا کیا تو پھر کیا وجہ ہے کہ اس عبادت میں اس کیلئے ایک لذّت اور سرور نہ ہو؟ لذّت اور سرور تو ہے مگر اس سے حظ اُٹھانے والا بھی تو ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ۔ اب انسان جب عبادت ہی کیلئے پیدا ہوا ہے، ضروری ہے کہ عبادت میں لذّت اور سُرور بھی درجہ غایت کا رکھتا ہو۔ اس بات کو ہم اپنے روزمرہ کے مشاہدہ اور تجربہ سے خوب سمجھ سکتے ہیں۔ مثلاً دیکھو اناج اور تمام خوردنی اور نوشیدنی اشیاء انسان کیلئے پیدا کی ہیں تو کیا اُن سے وہ ایک لذّت اور حظ نہیں پاتا ہے؟ کیا اُس ذائقہ اور مزے کے احساس کیلئے اس کے منہ میں زبان موجود نہیں؟ کیا وہ خوبصورت اشیاء کو دیکھ کر نباتات ہوں یا جمادات، حیوانات ہوں یا انسان حظ نہیں پاتا؟ کیا خوش کن اور سُریلی آوازوں سے اس کے کان محظوظ نہیں ہوتے؟ پھر کیا کوئی دلیل اور بھی اس امر کے اثبات کیلئے مطلوب ہے کہ عبادت میں لذّت نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے عورت اور مرد کو رغبت دی ہے۔ اب اس میں زبردستی نہیں کی بلکہ ایک لذّت بھی رکھ دی ہے۔ اگر محض توالد و تناسل ہی مقصود بالذات ہوتا تو مطلب پورا نہ ہو سکتا۔ عورت اور مرد کی برہنگی کی حالت میں اُن کی غیرت قبول نہ کرتی کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ تعلق پیدا کریں۔ مگر اس میں ان کیلئے ایک حظ ہے اور ایک لذّت ہے۔ یہ حظ اور لذّت اس درجہ تک پہنچی ہے کہ بعض کوتاہ اندیش انسان اولاد کی بھی پروا اور خیال نہیں کرتے بلکہ اُن کو صرف حظ ہی سے کام اور غرض ہے۔ خدا تعالیٰ کی علّت غائی بندوں کا پیدا کرنا تھا اور اس سبب کیلئے ایک تعلق عورت اور مرد میں قائم کیا اور ضمناً اس میں ایک حظ رکھ دیا جو اکثر نادانوں کیلئے مقصود بالذات ہو گیا ہے۔

اسی طرح سے خوب سمجھ لو کہ عبادت بھی کوئی بوجھ اور ٹیکس نہیں اس میں بھی ایک لذّت اور سُرور ہے اور یہ لذّت اور سرور دنیا کی تمام لذتوں اور تمام حظوظ نفس سے بالاتر اور بالاتر ہے۔ جیسے عورت اور مرد کے باہم تعلقات میں ایک لذّت ہے اور اس سے وہی بہرہ مند ہو سکتا ہے جو مرد ہے اور اپنے قویٰ صحیحہ رکھتا ہے۔ ایک نامرد اور مخنّث وہ حظ نہیں پا سکتا اور جیسے ایک مریض کسی عمدہ سے عمدہ خوش ذائقہ غذا کی لذّت سے محروم ہے اسی طرح پر ہاں ٹھیک ایسا ہی وہ کم بخت انسان ہے جو عبادت الٰہی سے لذّت نہیں پا سکتا۔

عورت اور مرد کا جوڑا تو باطل اور عارضی جوڑا ہے۔ میں کہتا ہوں حقیقی ابدی اور لذّت مجسم کا جو جوڑا ہے وہ انسان اور خدائے تعالیٰ کا ہے۔ مجھے سخت اضطراب ہوتا ہے اور کبھی کبھی یہ رنج میری جان کو کھانے لگتا ہے کہ ایک دن اگر کسی کو روٹی یا کھانے کا مزا نہ آئے، طبیب کے پاس جاتا اور کیسی کیسی منتیں اور خوشامدیں کرتا اور روپیہ خرچ کرتا اور دُکھ اُٹھاتا ہے کہ وہ مزا حاصل ہو۔ وہ نامرد جو اپنی بیوی سے لذّت حاصل نہیں کر سکتا بعض اوقات گھبرا گھبرا کر خودکشی کے ارادے تک پہنچ جاتا ہے۔ اور اکثر موتیں اس قسم کی ہو جاتی ہیں۔ مگر آہ! وہ مریض دل وہ نامرد کیوں کوشش نہیں کرتا جس کو عبادت میں لذّت نہیں آتی۔ اس کی جان کیوں غم سے نڈھال نہیں ہو جاتی؟ دُنیا اور اس کی خوشیوں کیلئے تو کیا کچھ کرتا ہے مگر ابدی اور حقیقی راحتوں کی وہ پیاس اور تڑپ نہیں پاتا کس قدر بے نصیب ہے کیسا ہی محروم ہے! عارضی اور فانی لذّتوں کے علاج تلاش کرتا ہے اور پا لیتا ہے۔ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ مستقل اور ابدی لذّت کے علاج نہ ہوں؟ ہیں اور ضروری ہیں۔ مگر تلاش حق میں مستقل اور پویا قدم درکار ہیں۔ قرآن کریم میں ایک موقع پر اللہ تعالیٰ نے صالحین کی مثال عورتوں سے دی ہے۔ اس میں بھی سِر اور بھید ہے۔ ایمان لانے والے کو آسیہ اور مریم سے مثال دی ہے۔

(باقی صفحہ 12 پر ملاحظہ فرمائیں)

تحریک جدید کے نئے سال کا بابرکت اعلان

☆ ۸۲ ممالک سے ۱۶ لاکھ ۸۶ ہزار پاؤنڈ کی وصولی ☆- جرمنی اوّل پاکستان دوم اور امریکہ سوم رہا جبکہ بھارت کا آٹھواں نمبر ہے

قادیان ۶/ نومبر (ایم-ٹی-اے) سیدنا حضرت اقدس مرزا طاہر احمد امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج مسجد فضل لنڈن سے خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے تحریک جدید کے ۶۵ ویں سال کا بابرکت اعلان فرمایا۔ حضور انور نے سورۃ الصّف کی آیات کی تلاوت فرمائی اور پھر احادیث اور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مالی قربانی کی اہمیت و برکت پر نہایت دلنشین اور بصیرت افروز روشنی ڈالی۔

خطبہ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سال ۹۷-۹۸ء میں تحریک جدید کی عالمگیر مساعی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ "اس سال ۸۲ ممالک سے تحریک جدید کی خوشکن رپورٹیں موصول ہوئی ہیں جن کے مطابق ۱۶ لاکھ ۸۶ ہزار سٹرلنگ پاؤنڈ وصول ہوئے ہیں جو گزشتہ سال کی نسبت ۴۵ ہزار پاؤنڈ زیادہ ہیں۔ امسال درج ذیل دس ممالک علی الترتیب پوزیشن پر رہے۔ جرمنی-پاکستان-امریکہ-برطانیہ-کینیڈا-برما-انڈونیشیا-بھارت-سوئزرلینڈ-بیلجیم اور جاپان دونوں دسویں نمبر پر- حضور پُر نور نے جماعت احمدیہ برما کی حوصلہ افزائی فرمائی جو باوجود نہایت غریب اور کم تعداد جماعت ہونے کے پھر بھی چھٹے نمبر پر آئی۔

حضور انور نے آخر میں دُعا کی کہ اللہ کرے یہ سال تحریک جدید کے لحاظ سے بہت بہت مبارک ہو۔

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

اللہ کا گھر بنانے میں پورے خلوص سے حصہ لیں

اس سال میرا مسجدوں پر زور ہے اور میں مختلف جماعتوں کو یہی نصیحت کر رہا ہوں کہ خدا کے گھر کی طرف توجہ دو

جماعت احمدیہ بیلجئم کے چھٹے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ۲/مئی ۱۹۹۸ء کو بیت السلام برسلز میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا

اختتامی خطاب

(خطاب کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:

سب سے پہلے میں آپ سب کو اس کامیاب جلسے کی مبارکباد پیش کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر پہلو سے اپنے حسن و خوبی میں گزشتہ سال کے جلسے سے بہتر رہا ہے۔ جو کوائف میرے سامنے ہیں ان میں گزشتہ سال کے کوائف کا موجودہ سال سے موازنہ کیا جائے تو یوں بنتا ہے کہ گزشتہ سال جلسے کی مدت دو دن تھی اور کُل تجنید ان لوگوں کی جو اس جلسہ میں حاضر ہوئے وہ ۲۷۹ تھی۔ اس کے بالمقابل اس جلسہ کی مدت تین دن رہی ہے اور کُل تجنید احباب بلجیئم کی ۴۸۹ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو سو کے قریب اس میں اضافہ ہوا ہے۔ جو ایک سال کے اضافے کے لحاظ سے ایک اہم اضافہ ہے۔ اور جہاں تک مہمانوں کا تعلق ہے گزشتہ سال کی تجنید میں مہمانوں کا الگ ذکر نہیں ملتا۔ اس لئے خیال ہے کہ مہمانوں کو بھی بیچ میں شامل کر لیا گیا تھا۔ اس پہلو سے جو مقامی بلجیئم کے احمدیوں کی تعداد ہے وہ تقریباً دگنی ہو جائے گی۔ اس دفعہ ۶۹ مہمان جرمنی، ہالینڈ اور لکسمبرگ سے تشریف لائے ہیں۔ گویا کل تعداد حاضرین جلسہ کی ۵۵۸ ہے۔

اس ذکر کے ساتھ آپ کو بلجیئم ملک کے لئے ایک دعا کی تحریک کرتا ہوں۔ بلجیئم کی حکومت اور افسران جو مہاجرین کے معاملے سے تعلق رکھتے ہیں وہ ہمیشہ سے جماعت احمدیہ کے لئے ایک نرم گوشہ رکھتے ہیں اور جماعت کے متعلق حسن ظن رکھتے ہیں۔ اس حسن ظن کو قائم رکھنا آپ کا کام ہے۔ اور ان سب افسران کے لئے جو جانتے ہوئے بھی کہ آپ جرمنی سے ہو کر یہاں پہنچے ہیں جبکہ یورپ کا قانون اس بات کو قبول نہیں کرتا کہ ایک ملک میں آئیں، ٹھہریں، وہاں سے رڈ ہو جائیں اور پھر دوسرے ملک میں ہجرت کر جائیں، اس علم کے باوجود بلجیئم کے لوگ آپ کو پناہ دیتے ہیں، بلجیئم کے افسران آپ کو پناہ دیتے ہیں اور یہ ان کا بہت بڑا احسان ہے۔ پس ھل جزاء الاحسان الا الاحسان۔ کیا احسان کا بدلہ احسان کے سوا بھی کچھ ہو سکتا ہے۔ دو طرح سے آپ نے ان کے احسان کا بدلہ اتارنا ہے۔ ایک اس طرح کہ اہل بلجیئم، جو بلجیئم کے باشندے ہیں، ان کے ساتھ انتہائی حسن سلوک کریں اور کسی قسم کی ایسی شکایت ان کے دل میں پیدا نہ ہو کہ **فلاں احمدی کی وجہ سے ہمیں مالی نقصان پہنچا۔ فلاں احمدی کی وجہ سے ہماری عزت کو نقصان پہنچا۔** اس بات کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہونا چاہئے۔ سو فیصد بلجیئن یہ گواہی دے سکیں کہ ہمارے احمدی ہمسائے ملنے جلنے والے ہم سے ہمیشہ حسن سلوک کرتے ہیں اور ہم خوش ہیں۔ دوسرا حکومت بلجیئم کے لئے دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان کے مسائل حل فرمائے اور ان کو بحیثیت ملک کے ترقیات عطا فرمائے اور ان کی ترقیات سے جماعت بلجیئم کی ترقیات بھی خود بخود وابستہ ہیں۔

ایک خاص بات جو اس تعلق میں میں بیان کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جرمنی سے آنے والے ہوں یا کسی اور ملک سے، ان کو بار بار میں نصیحت کر چکا ہوں کہ خدا کے واسطے جھوٹ نہ بولیں۔ **اگر آپ نے اپنی پناہ کی خاطر جھوٹ بولا تو اللہ تعالیٰ آپ کے ہاتھ سے جاتا رہے گا اور یہ پناہ ایک شیطانی پناہ بن جائے گی، ایک دینی اور روحانی پناہ نہیں رہے گی۔** اتنی دفعہ نصیحت کی ہے کہ میں اسے گن بھی نہیں سکتا لیکن بہت سے لوگ ہیں جو اپنی خود غرضی میں یہ سمجھتے ہوئے کہ اگر سچ بولا تو سچ ہمارے خلاف جائے گا اور جھوٹ کام آئے گا، تو جھوٹ کے خدا کی پرستش شروع کر دیتے ہیں۔ کہنے کو تو ایک اللہ کی عبادت کرتے ہیں لیکن جب اللہ کا مقابلہ آپ کے نفسی مفادات سے ہو تو اس اللہ کو ترک کر دیتے ہیں اور اپنے نفسی مفادات کو جو جھوٹے ہیں ان کو اختیار کر لیتے ہیں۔ جو شخص بھی ایسا کرتا ہے وہ اللہ کے حضور جواب دہ ہوگا اور اس کی یہاں پناہ کی کوئی بھی حیثیت نہیں۔ اس لئے یاد رکھیں کہ مقابلہ خدا اور شیطان یعنی جھوٹ کے درمیان ہے۔ ہرگز پروا نہ کریں کہ سچ کے نتیجے میں آپ کو اس ملک سے نکالا جاتا ہے۔ خدا ہر جگہ کا خدا ہے، ساری کائنات اس کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ ہجرت میں برکت رکھتا ہے تو وہی خدا رکھتا ہے۔ اس کے سوا آپ کو کوئی دینے والا نہیں۔ اس لئے ہرگز اس بات کا خیال دل میں نہ لائیں کہ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر آپ کسی ملک میں پناہ لے سکتے ہیں۔ **اللہ کی پناہ اٹھ گئی تو سب پناہیں اٹھ جاتی ہیں۔** اس کی پناہ اٹھ جائے تو کوئی پناہ باقی نہیں رہتی۔

اور یہ ایک مزید بات ہے جو میں آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ یہاں کے لوگ سچ کو بہت پسند کرتے ہیں۔ ایک معاملے میں جو آج بھی وہ دوست مجھے ملنے کے لئے تشریف لائے تھے، ان کو میں نے نصیحت کی تھی کہ کسی قیمت پر آپ نے جھوٹ نہیں بولنا۔ کتنی دیر جرمنی رہے ہیں، کیا آپ کے ساتھ سلوک ہوا، سارا کھل کر ان کو بتا دیں۔ انہوں نے پہلی مجلس میں ہی اپنے افسران کو بتایا کہ تمہارا قانون مجھے نکالے یا نہ نکالے اس سے غرض نہیں۔ مگر میں اللہ کے قانون کی پیروی کروں گا اور اللہ نے مجھے سچائی پر قائم فرمایا ہے۔ اس لئے میں سچ سچ بتاتا ہوں کہ میں اس طرح جرمنی آیا، اتنے سال وہاں رہا۔ آخر وہاں سے نکالا گیا اور آپ کے ملک میں پناہ ڈھونڈنے آیا ہوں۔ اس سچائی کا اتنا گہرا اثر انٹرویو لینے والوں کے دل پر پڑا کہ انہوں نے ان سے وعدہ کیا کہ یاد رکھو کہ ہم کبھی بھی تمہیں اس ملک سے نہیں نکالیں گے کیونکہ یہ بھی خدا کا ملک ہے اور ہمارے دل میں سچائی کی اتنی قیمت ہے کہ ہم اتنا متاثر ہوئے ہیں تمہارے بیان سے کہ ہماری شرافت ہمیں اجازت نہیں دے گی کہ ہم ایسے سچے انسان کو اپنے ملک سے باہر نکال دیں۔ خواہ تین سال لگ جائیں، خواہ چار سال لگ جائیں تم امن سے بیٹھے رہو۔ جو کچھ بھی ہوگا آخری فیصلہ یہی ہے کہ تمہیں لازماً یہاں پناہ ملے گی اور تمہیں ملک سے باہر نہیں نکالا جائے گا۔

اب یہ واقعہ میں اس لئے تو نہیں بیان کر رہا کہ آپ بھی اس امید پر بلکہ اس یقین پر کہ سچ بولیں گے تو ضرور یہیں ٹھہرائے جائیں گے آپ سچ بولیں۔ ایسے سچ کی بھی کوئی قیمت نہیں۔ ایسا سچ بھی جھوٹ ہو جاتا ہے۔ سچ بولیں اگرچہ آپ کو یقین ہو کہ سچائی کے نتیجے میں آپ کو سزا بھگتنی پڑے گی۔ وہ سچ اللہ کی خاطر سچ ہے۔ جب ایسا سچ بولیں گے تو یہاں بھی یا اور جہاں بھی خدا کی تقدیر آپ کو لے جائے گی خدا کے فضلوں کا سایہ آپ کے ساتھ ساتھ رہے گا۔ حضرت موسیٰ کے ذکر میں آپ نے یہ واقعہ پڑھا یا سنا ہوگا کہ حضرت موسیٰ ہجرت کے دوران جہاں جہاں جاتے تھے سخت تپتی دھوپ میں، کڑکتی ہوئی دھوپ میں ایک بادلوں کا سایہ آپ کے سر پر ساتھ ساتھ چلتا تھا۔ پس وہی خدا آپ کا خدا ہے بلکہ اس سے بڑھ کر آپ کا ہے کیونکہ جس کے آپ غلام ہیں وہ حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ ہیں۔ اگر موسیٰ کے خدا کا فضل اس کے سر پر سائبان کی طرح ساتھ ساتھ چلتا تھا تو حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کے خدا کا فضل کسی قیمت پر آپ کو نہیں چھوڑے گا۔ اگر آپ اس کے ہو جائیں اور اس پر توکل کریں تو پہلا پیغام میرا جماعت بلجیئم کو یہی ہے کہ آپ میں سے اکثر جو مجھے آج ملاقات کے دوران نظر آئے ہیں وہ باہر سے آنے والے، پناہ ڈھونڈنے والے ہیں جن میں ایک بڑی تعداد جرمنی سے آئی ہے۔ انہوں نے پہلے جھوٹ بولا بھی تھا تو اب توبہ کریں اور اپنے وکیلوں کو لکھ کر دیں کہ تم بے شک ہمیں نکال دو ہم اعتراف کرتے ہیں کہ ہم نے جھوٹ بولا تھا اور ہمارا اللہ جھوٹ سے راضی نہیں ہے۔ اس کے بعد چاہے سو (۱۰۰) کو باہر نکلنا پڑے یا دو سو (۲۰۰) کو باہر نکلنا پڑے جہاں بھی آپ جائیں گے وہ خدا آپ کے ساتھ ساتھ جائے گا اور اس کے فضل کا سایہ آپ کو کبھی نہیں چھوڑے گا۔ یہ سچی احمدیت ہے۔ اس احمدیت کو چھوڑ کر آپ جہاں بھی جائیں گے آپ کا مجھ سے یا احمدیت سے کوئی بھی تعلق نہیں۔

پس اس نصیحت کے ساتھ میں ایک اور نصیحت بھی آپ کو کرنا چاہتا ہوں جس کا جماعت احمدیہ بلجیئم میں ایک مسجد بنانے سے تعلق ہے۔ آپ نے دیکھ لیا ہے جو ہمارا یہ حال ہے اونچی نیچی زمین میں جس طرح بھی ہو گزارا کرتے ہیں۔ ان سائبانوں کے نیچے نمازیں ادا کر رہے ہیں اور یہ بھی چھوٹے ہو جاتے ہیں۔ اس لئے آپ کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ **کے فضل کے ساتھ اس پر توکل کرتے ہوئے یہ عہد کریں کہ ہم بلجیئم میں ایک عظیم الشان مسجد بنائیں گے** جو عظیم الشان اس پہلو سے ہوگی کہ جتنے احمدی ہیں ان کو سمیٹ سکتی ہے۔ مردوں اور عورتوں کو بھی اور اس کے علاوہ جو اللہ سے آپ کو توقعات ہیں کہ آپ پھیلیں گے اور بڑھیں گے تو بڑھتی ہوئی توقعات کو بھی وہ مسجد آئندہ چند سال، کم سے کم چند سال پوری کرنے والی ہو۔ **اب اس سال میرا مسجدوں پر زور ہے اور میں مختلف جماعتوں کو یہی نصیحت کر رہا ہوں کہ خدا کے گھر کی طرف توجہ کرو۔** وہ خدا جس کا ذکر ان آیات میں ملتا ہے جو بکہ میں جو پہلا گھر بنایا گیا اس کا خدا ہے۔ اس خدا نے اس گھر کی برکت سے ساری دنیا مساجد سے بھر دی۔

یاد رکھیں مسجد کی تعمیر اللہ کی رضا کی خاطر ہو جیسا کہ حضرت ابراہیمؑ و حضرت اسمٰعیلؑ نے تعمیر کی تھی۔ **اگر خالصتاً خدا ہی کی طرف جھکتے ہوئے اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے اللہ کا گھر تعمیر کیا جائے تو اللہ اس کو بہت برکت دیتا ہے اور ان لوگوں کی اولاد کو، ان نسلوں کو برکت دیتا ہے جو نیک نیت سے خدا کی طرف جھکتے ہوئے اس کا گھر تعمیر کریں۔** پس اس لئے جماعتوں کے پھیلنے کا نسخہ یہ ہے۔ یہ راز ہے جو مجھے مل چکا ہے۔ جس کو میں آپ سب کے سامنے کھولتا ہوں اور بار بار بیان کرتا ہوں کہ اللہ کا گھر بنانے میں پورے خلوص سے حصہ لیں۔ اور یہ خلوص نامنظور نہیں ہوگا۔ جماعت کو بہت برکت ملے گی۔ کثرت سے لوگ جماعت میں داخل ہونگے۔ یہاں تک کہ ایک گھر کے بعد آپ کو دوسرا گھر بنانا پڑے گا۔ پس آج جماعت بلجیئم کی بھی اہم ترین ضرورت ہے کہ یہاں ایک عظیم الشان مسجد بنائی جائے۔ یہ میں نہیں جانتا کہ یہاں کی کونسل اتنی اجازت بھی آپ کو بہت وسیع مسجد بنانے کی اجازت دیتی ہے کہ نہیں۔ میرے خیال میں تو یہ مشکل ہے اس لئے کہ پارکنگ کا مسئلہ بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ یہاں اگر آپ نے مثلاً دو ہزار عبادت کرنے والوں کے لئے مسجد بنائی، ہزار نیچے اور ہزار خواتین اوپر۔ یا نیچے خواتین اور اوپر مرد جس طرح بھی مناسب تقسیم ہو یہ آپ لوگوں کا فیصلہ ہے لیکن اگر سردست دو ہزار کی گنجائش کی مسجد بنانا چاہیں تو دو ہزار آنے والے موٹریں بھی لے کر آئیں گے، بسیں بھی لے کر آئیں گے اور اس چھوٹی سی جگہ میں میرا نہیں خیال کہ کونسل آپ کو بغیر پارکنگ کی سہولت کے یہ اجازت دے دے۔ اس لئے بارہا میں نے گزارش کی ہے کہ ساتھ کا پلاٹ جو صبح سیر میں بھی میں نے دیکھا ہے ابھی بھی کھلا پڑا ہوا ہے۔ کوشش کریں کہ وہ ساتھ کا پلاٹ آپ کو مل جائے تو سب سے اچھا ہے اور اس پلاٹ کے اندر ایک عظیم الشان مسجد بنائیں کہ سارے بلجیئم کے احمدی دور دور سے خود آئیں، اپنے دوستوں کو لے کر آئیں اور اس مسجد میں کھلی گنجائش ہو۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ آپ کو

بہت برکت ملے گی۔ مسجد میں مستقل ایسے دروس جاری کئے جاسکتے ہیں، آپ کی تربیت کے مختلف سامان مہیا کئے جاسکتے ہیں۔ مسجد کے ساتھ ایسے دفاتر تعمیر ہوسکتے ہیں جہاں آپ کی روزمرہ کی ضرورتیں پوری ہوں۔ تو دوسرا پیغام میرا آپ کو یہ ہے کہ مسجد کی طرف توجہ دیں۔

تیسرا پیغام یہ ہے کہ اتنی بڑی مسجد کی تعمیر ہو اور مالی قربانی میں آپ پیچھے ہوں یہ ہو نہیں سکتا۔ مالی قربانی میں بہت سے لوگ بہانہ بنا کر اپنی آمد کم ظاہر کرتے ہیں اور اس طرح باقاعدہ چندہ دہند بھی شمار ہو جاتے ہیں اور عملاً جتنا چندہ خدا کے نزدیک ان کو دینا چاہئے وہ نہیں بھی دیتے۔ اس طریق سے وہ خواہ مخواہ ان لوگوں میں شامل ہو جاتے ہیں جو اللہ کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں اور اس کے بندوں کو بھی دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کو تو آپ کبھی دھوکہ نہیں دے سکتے اور اس کے بندوں کو جو خدا تعالیٰ کے نور سے دیکھتے ہیں زیادہ عرصہ دھوکہ نہیں دے سکتے۔ اصل میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا يَخْدَعُونَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ۔ حقیقت حال یہی ہے کہ آخری تجزیہ میں وہ اپنے نفس کے سوا کسی کو بھی دھوکہ نہیں دیتے یہ بالکل حقیقت ہے۔ کبھی بھی میں نے اس حقیقت میں کوئی تبدیلی نہیں دیکھی کہ جو لوگ خدا کا حق کھاتے ہیں، اس خدا کا حق کھاتے ہیں جس نے انہیں عطا فرمایا ان کے اموال میں برکت ہی نہیں ہوتی، ان کی جانوں میں برکت نہیں رہتی، ان کی لولادوں میں برکت نہیں رہتی اور طرح طرح کی مشکلات کا شکار رہتے ہیں۔ اور نہیں جانتے کہ کیوں ان کے ساتھ یہ سلوک ہو رہا ہے۔

قرآن کریم کی یہ آیت ایک محکم آیت ہے وَمَا يَخْدَعُونَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ۔ ایسے لوگ اپنے نفوس کے سوا کسی اور کو دھوکہ نہیں دیتے۔ خود گھاٹا کھا رہے ہیں اور پتہ ہی نہیں کہ ہم گھاٹا کھا رہے ہیں۔ خود نقصان اٹھا رہے ہیں اور جانتے نہیں کہ کیوں نقصان اٹھا رہے ہیں۔ اس لئے آپ کے نفس کا فائدہ اسی میں ہے، آپ کی ذات کا فائدہ تقاضا کر رہا ہے کہ اللہ کے حضور سچے طریق پر گردن جھکائیں اور خدا کی خاطر جو کچھ اس نے آپ کو عطا فرمایا ہے اسی میں سے کچھ دیں۔ اتنا دیں جتنا وہ آپ سے چاہتا ہے اور جب سچے دل سے آپ یہ قربانی شروع کریں گے تو یہ قربانی ضرور بڑھتی ہے۔ اگر اس دور میں آپ داخل ہو جائیں یعنی سچائی کی قربانی کے دور میں داخل ہو جائیں تو پھر آپ کو مسجد بنانے کی توفیق ملے گی، ضرور ملے گی۔ لیکن اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ کو کبھی بھی مسجد بنانے کی توفیق نہیں مل سکتی۔

پس میری یہ تحریک کہ مسجد بنائیں، مالی قربانی اس کے ساتھ مشروط ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے دل کھولے اور دل کے بخل سے آپ کو نجات بخشے۔ اگر دل کے بخل سے خدا نجات بخشے تو آنحضرت ﷺ کے نزدیک سچی غنا یہی ہے۔ اصل امیری تو دل کی امیری ہوتی ہے۔ اگر خدا کی خاطر آپ کنجوسیوں سے باز آجائیں وہ روپیہ اِدھر اُدھر ضائع کرنے اور اپنے نقصان میں ضائع کرنے اور اپنی اولاد کو خراب کرنے میں خرچ نہ کریں بلکہ پاک خرچ کریں، اللہ کے حضور پیش کریں تو اس کے نتیجے میں جماعت بلجیئم میں بہت بڑی ترقیات ہونگی، جلد جلد پھیلے گی اور وہ مسجد بنانے کی توفیق ملے گی جو آئندہ آنے والی مساجد کے لئے بھی بنیاد ثابت ہو گی۔ آغاز ہو جائے گی مساجد کا۔ ایک مسجد نہیں بہت سی مسجدوں کی توفیق ملے گی۔ پس میں امید رکھتا ہوں کہ آپ اس نصیحت کو بھی پلے باندھ لیں گے۔

یہ تین بنیادی باتیں تھیں جو مجھے آپ سے عرض کرنی تھیں۔ لمبی تقریروں کا تو اب وقت نہیں ہے۔ ہر خطبے میں میں آپ سے مخاطب ہوتا ہوں اور اسی قسم کی باتیں کرتا ہوں جو آج کر رہا ہوں۔

آخری بات پھر یہی ہے کہ براہ راست مجھ سے سنا کریں۔ وہ لوگ جن کو خدا نے توفیق بخشی ہے ان کو چاہئے کہ انٹینا لگائیں اور براہ راست خطبہ جہاں سے بھی ہو رہا ہو اس کو سنیں۔ اس سے ان کے دلوں میں بہت پاک تبدیلیاں پیدا ہونگی۔ امر واقعہ یہ ہے کہ اگرچہ بہت سے علماء بہت اچھی اچھی دل لبھانے والی اثر انگیز تقریریں کرتے ہیں مگر جماعت احمدیہ کے کان میری باتیں سننے کے عادی ہو گئے ہیں اور جس طرح وہ میری باتوں پر لبیک کہتے ہیں کسی اور عالم کی بات پر لبیک نہیں کہتے۔ اس لئے میں آپ کو نصیحت کر رہا ہوں۔ یہ نہیں کہ میں اپنی باتوں کو اہم سمجھتا ہوں اس لئے کہ آپ ان باتوں کو اہم سمجھتے ہیں۔ اس لئے آپ براہ راست ان باتوں کو سن کے دیکھیں آپ کے اندر تبدیلیاں ہونگی۔ ہم نے تجربہ کر کے دیکھا ہے۔ بڑی کثرت سے انگلستان میں ایسے خاندان تھے جو سمجھتے تھے کہ خطبہ ہم تک پہنچ ہی جاتا ہے، سن ہی لیتے ہیں کیا کہہ رہے ہیں، مربی صاحب اس کا خلاصہ پیش کر دیا کرتے ہیں۔ وہ سمجھتے تھے کہ یہی کافی ہے لیکن جب ان کے گھروں میں انٹینے لگے اور انہوں نے براہ راست سننا شروع کیا تو وہ بالکل بدل گئے۔ کثرت کے ساتھ ان لوگوں نے مجھے لکھا کہ ہمیں تو یوں لگتا ہے کہ جیسے اب ہم احمدی ہوئے ہیں۔ یہی حال امریکہ میں بسنے والے، کینیڈا میں بسنے والے اور دیگر ممالک میں بسنے والوں کا حال ہے۔ وہ اس سے پہلے کچھ اور سمجھا کرتے تھے۔ مگر جس طرح محنت کے ساتھ میں آپ کی تربیت کر رہا ہوں، اللہ تعالیٰ کے فضل سے قرآن اور حدیث کے علوم آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات میں سے چن چن کر آپ کے سامنے رکھتا ہوں، یہ میرا ہی کام ہے۔ مجھے ہی اللہ یہ توفیق بخش رہا ہے کیونکہ مجھے اس نے جماعت احمدیہ کا سربراہ بنایا ہے۔ اسی کا کام ہے میں خود تو کچھ نہیں کر سکتا۔ وہی ہے جس نے میری آواز میں یہ برکت رکھ دی ہے کہ آپ سننا چاہتے ہیں اور اسے قبول کرتے ہیں۔ پس یہ تجربہ بھی کریں۔

اگر آپ کے ہاں براہ راست خطبات سننے کا سلسلہ جاری ہو جائے اور جماعت احمدیہ اپنے انتظام کے تحت جس طرح بعض دیگر جماعتوں نے کیا ہے گھر گھر کا جائزہ لے لیں اور دیکھیں کہ ہر احمدی جوان مرد، بوڑھا مرد، عورتیں اور بچے سب کے سب کم سے کم ہفتے میں ایک دفعہ MTA سے فائدہ اٹھائیں۔ سارا ہفتہ میں نہیں کہتا، ایک دفعہ اٹھائیں گے تو سارے ہفتے کا چسکا خود بخود لگ جائے گا۔ لیکن یہ بات مان لیں کہ ایک دفعہ خطبہ خود دیکھیں اور سنیں۔ اس کے نتیجے میں میں امید رکھتا ہوں کہ میری پہلی اپیل کو بہت برکت ملے گی۔ اگر آپ یہ کام کریں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کو عظیم الشان مسجد ہی نہیں، مساجد بنانے کی توفیق ملے گی۔ اور جماعت احمدیہ بلجیئم دن اور رات، صبح اور شام مسلسل تیزی سے ترقی کرتی چلی جائے گی۔ اللہ آپ کے حق میں میری یہ امنگیں پوری فرمائے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ آئندہ جب بھی میں حاضر ہونگا جماعت بلجیئم کو اس سے بہتر خوبیوں سے آراستہ پاؤں گا، حسن سے مزین پاؤں گا۔

آیئے اب دعا میں شامل ہو جائیں خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ بشکریہ الفضل انٹرنیشنل لندن

☆......☆......☆

حقیقی نجات دہندہ آنحضرت ﷺ ہیں

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

حقیقی منجی ہمیشہ اور قیامت تک نجات کا پھل کھانے والا وہ ہے جو زمین حجاز میں پیدا ہوا تھا اور تمام دنیا اور تمام زمانوں کے لئے آیا تھا اور اب بھی آیا مگر بروز کے طور پر۔ خدا اس کی برکتوں سے تمام زمین کو متمتع کرے آمین۔

(دافع البلاء صفحہ ۲۱)

☆......☆......☆

نجات کے واسطے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بار بار فرمایا ہے جو ضروری ہے وہ یہ ہے کہ اول سچے دل سے اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک سمجھے اور آنحضرت ﷺ کو سچا نبی یقین کرے۔ اور قرآن شریف کو کتاب اللہ سمجھے کہ وہ ایسی کتاب ہے کہ قیامت تک اب اور کوئی کتاب یا شریعت نہ آئے گی یعنی قرآن شریف کے بعد اب کسی کتاب یا شریعت کی ضرورت نہیں ہے"۔

(الحکم ۱۰/جنوری ۱۹۰۴ء صفحہ ۲)

☆......☆......☆

"ایسا شخص کہ جو یہ خیال کرتا ہے کہ اگر کوئی شخص خدا کو وحدہ لاشریک جانتا ہو اور آنحضرت ﷺ کو نہ مانتا ہو وہ نجات پائے گا، یقیناً سمجھو کہ اس کا دل مجذوم ہے اور وہ اندھا ہے اور اس کو توحید کی کچھ بھی خبر نہیں کہ کیا چیز ہے اور ایسی توحید کے اقرار میں شیطان اس سے بہتر ہے"۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۹)

☆......☆......☆

"نجات بغیر نبی کریم پر ایمان لانے اور اس کی ہدایت نماز وغیرہ کے بجالانے کے نہیں مل سکتی اور جھوٹے ہیں وہ لوگ جو نبی کریم کا دامن چھوڑ کر محض خشک توحید سے نجات ڈھونڈتے ہیں"۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۲۴)

مضمون نگار اور شعراء حضرات کی خدمت میں

مضامین نظمیں و رپورٹیں بھجوانے والے حضرات سے گذارش ہے کہ اپنی نگارشات کو بھجواتے وقت درج ذیل امور مدنظر رکھیں۔

☆- لکھائی خوشخط ہو شکستہ لکھائی والے مضامین کمپوز کرتے وقت بہت سی غلطیاں رہ جاتی ہیں۔

☆- اگر مضمون میں عربی عبارات ہوں تو ان کے اعراب ضرور لگائے جائیں۔

☆- آیات قرآنیہ احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کی کتب و خطبات نیز دیگر مصنفین کی کتب سے اقتباسات پوری احتیاط کے ساتھ نقل کئے جائیں نیز ان کے مکمل حوالے، صفحہ نمبر کتاب کا نام سن اشاعت مصنف کا نام ایڈیشن اور مطبع کا نام ضرور لکھیں اخبار کی صورت میں صفحہ نمبر اخبار کا شمارہ تاریخ ماہ اور سنہ نیز کہاں سے طبع ہوتا ہے ضرور لکھیں۔

☆- اکثر مضمون نگار غلط حوالے دے دیتے ہیں جو بسا اوقات یا تو ملتے ہی نہیں یا ادھورے ملتے ہیں اس سے ادارہ کا بہت سا وقت ضائع ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں آپ کا مضمون شامل اشاعت نہ ہو سکے گا۔

☆- جو کتب و اخبارات عموماً میسر نہیں ہوتیں ان کے حوالہ کی صورت میں اصل ٹائٹل و حوالہ کی فوٹو کاپی مضمون کے ساتھ ضرور بھجوائیں۔

☆- جملہ رپورٹیں جامع و مختصر ہوں غیر ضروری لمبی تفصیل سے احتراز کریں۔

☆- مضامین خبریں و رپورٹیں صحیح معلومات اور کوائف پر مشتمل ہونی چاہئے۔ اگر کوئی امر حقیقت کے برعکس ہو تو اس کی تمام تر ذمہ داری مضمون نگار پر ہو گی۔

☆- جو دوست بیرون ممالک سے اپنی نگارشات (منظوم و منثور) بھجواتے ہیں ان سے عرض ہے کہ آئندہ اپنی جماعت کے امیر صاحب / صدر صاحب کی توسط سے بھجوایا کریں۔ بصورت دیگر ایسی نگارشات قابل اشاعت نہ ہوں گی۔

☆- اپنے مضامین یا نظموں کی نقول رکھ کر ادارہ کو بھجوایا کریں نا قابل اشاعت مسودات واپس بھجوانے کا ادارہ ذمہ دار نہیں ہو گا۔

امید ہے بدر میں شائع کرنے کیلئے اپنی نگارشات بھجوانے والے حضرات ان امور کی پابندی کرتے ہوئے ادارہ کے ساتھ تعاون فرمائیں گے۔ (ادارہ)

خطبہ جمعہ

جو اللہ اور رسول کی امانت کا حق ادا نہیں کرتے وہ آپس میں بھی ایک دوسرے کی امانت کا کبھی حق ادا نہیں کرسکتے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۱۱؍ ستمبر ۱۹۹۸ء بمطابق ۱۱؍ تبوک ۱۳۷۷ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - اياك نعبد و اياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ . وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ. وَاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ﴾-(سورۃ الانفال آیات ۲۹،۲۸)

ان آیات کا تعلق بھی امانت سے ہے اور امانت ہی کے موضوع پر میں گزشتہ دو تین خطبات دے چکا ہوں اور اس دفعہ بھی انشاء اللہ اسی مضمون کو جاری رکھوں گا۔ اگر یہ وقت سے پہلے ختم ہو گیا تو پھر انشاء اللہ دوسرا مضمون شروع ہوگا۔ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ اور رسول کی خیانت نہ کرو وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اس حالت میں کہ تم جانتے ہو کہ کیا کر رہے ہو۔ یہ ترجمہ میں نے تفسیر صغیر سے پڑھا ہے اور اب میں اس کے متعلق عمومی گفتگو کرنے لگا ہوں کہ اس آیت میں کیا کیا معنے مراد ہو سکتے ہیں۔

ایک معنٰی تو یہ ہے کہ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ یعنی عمومی خطاب ہے کہ اللہ اور رسول کی خیانت نہ کرو۔ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ کا ایک مطلب یہ ہے تو نتیجہ یہ نکلے گا کہ تم اپنی آپس کی امانتوں میں بھی خیانت کرو گے۔ وَتَخُوْنُوْٓا ، واوِ حالیہ بن جاتی ہے اس حال میں، گویا اس کا یہ نتیجہ نکلے گا کہ تَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ کہ تم اپنی امانتوں کی بھی خیانت کر رہے ہو اور یہ دونوں مضمون آپس میں گہرے طور پر متعلق ہیں۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ اللہ اور رسول کی خیانت کی جائے اور اپنی امانتوں کی خیانت نہ کی جائے۔ جو اللہ اور رسول کی خیانت کرتا ہے اس کے لئے ممکن کیسے ہے کہ وہ آپس میں اپنی امانتوں میں دیانتداری سے کام لے رہا ہو۔

پس ساری سوسائٹی کو اس اصول کو پیش نظر رکھنا چاہئے کہ بات اللہ اور رسول کی امانت سے شروع ہوگی۔ جو اللہ اور رسول کی امانت کا حق ادا نہیں کرتے وہ آپس میں بھی ایک دوسرے کی امانت کا کبھی حق ادا نہیں کر سکتے۔ اور ان لوگوں کی یہ پہچان بڑی آسان ہے۔ اپنے معاشرے میں وہ لوگ جو کہتے ہیں ہم بہت امین ہیں، ہم ہر گز خیانت سے کام نہیں لیتے، ہم وعدوں کے پکے ہیں، ہم سے معاملہ کرو۔ اگر وہ یہ کہتے ہوں اور اللہ اور رسول کی خیانت کرتے ہوں اس سے کیا مراد ہے۔ ایک نماز باقاعدہ نہ پڑھتے ہوں اور قرآن کریم نے جو تعلیمات دی ہیں ان پر کوئی عمل نہ ہو تو ایسا شخص جو نمازوں کے قریب نہ جائے اور خدا کی راہ میں مالی قربانی نہ کر سکتا ہو جو صدقہ و خیرات میں امانت کا حق ادا نہ کر رہا ہو کہ جس نے اسے دیا اس کی راہ میں اسے واپس لوٹا دے تو یہ لوگ پہچانے جا سکتے ہیں۔ بہت ہی ایسا دھوکہ دیتے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے ان عقل والوں پر کہ ان کا دھوکہ کھا جاتے ہیں۔

جو اللہ اور رسول کی امانت کا حق ادا نہیں کرتے وہ سوسائٹی میں بالکل ظاہر و باہر ہیں۔ ناممکن ہے کہ وہ اپنے چہرے چھپا سکیں۔ جب ان سے معاملہ کرتے ہو تو پھر لازماً خائن سے معاملہ کرتے ہو۔ جو اللہ اور رسول کی امانت کا حق ادا نہیں کر رہا وہ آپس میں ایک دوسرے کی امانت کا حق کیسے ادا کر سکتا ہے۔ اور ہمیشہ جماعت کے وہ دوست جو سادہ ہیں، یعنی حماقت کی حد تک سادہ، وہ ایسے لوگوں کے ڈسے ہوئے ہوتے ہیں۔ بعد میں شکایتیں بھیجتے رہتے ہیں کہ ہمیں فلاں نے مار دیا۔ بہت پکا وعدہ کیا تھا کہ میں بہت امین ہوں تمہاری امانت کا خیال رکھوں گا لیکن ہم اس دھوکے میں آ گئے۔

اس مضمون میں ایک اور بات بھی ہے جو میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں اب پھر اس کو دہرانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ ایسے لوگ جب سودا کرتے ہیں تو وہ خود بھی خائن ہوتے ہیں۔ یہ خیال بالکل جھوٹ ہے کہ وہ خود تو بڑے دیانتدار ہیں مگر خائن کے دھوکے میں آ گئے۔ اگر دیانتدار ہوتے تو ایسے شخص سے سودا کرتے ہی نہ۔ ان کے اپنے مفادات وابستہ ہوتے ہیں اس سودے سے جو ناجائز ہوتا ہے۔ مثلاً ایسی شرطوں پر ایسے خائن لوگ رقمیں مہیا کرتے ہیں یا کرنے کا وعدہ کرتے ہیں کہ اس کے ساتھ دراصل سودی شرائط ہوتی ہیں اور دیئے ہوئے پیسے کے بدلے بہت پیسے کی توقع رکھتے ہیں۔ تو بعد میں جب وہ شکوہ کرتے ہیں تو بھول جاتے ہیں کہ خود بھی خائن ہی تھے۔ اگر وہ خائن نہ ہوتے تو خائنوں سے سودے کرتے ہی نہ اور وہ شخص جو خائن نہ ہو وہ پوری احتیاط کیا کرتا ہے۔ وہ ایسے لوگوں سے سودا کرتا ہے جو اللہ اور رسول کی امانت ادا کرنے والے ہوں اور پھر اگر ان کے سوا کسی سے سودا کرنا پڑے تو وہ ان سے پورے کاروباری تحفظات حاصل کرتا ہے۔ پھر کسی شکایت کا سوال نہیں پھر دنیا کی عدالتیں اس کو آپ پکڑیں گی اگر تحفظات کا خیال رکھا جائے۔

تو اس پہلو پر غور کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ جماعت میں سے ایسے خائنوں کو علیحدہ کرنا ممکن ہے اور واضح ہے۔ یعنی وہ جو خیانت کے نام پر سودا کرتے ہیں یا خائن سے سودا کرتے ہیں دونوں ہی خائن ہیں۔ جب ان کی شرائط دیکھی جائیں تو صاف پتہ چل جاتا ہے کہ سودا کرنے والا بھی خائن ہے۔ چنانچہ میں نے بارہا تجربہ کیا ہے۔ ایک شخص نے یہ شکایت کی کہ میرے ساتھ ظلم ہو گیا، دھوکہ ہو گیا، جو رقم کہی گئی تھی وہ ادا نہیں کی گئی۔ جب میں نے شرائط منگوائیں تو پتہ چلا کہ وہ شرائط ہی سود کی تھیں۔ تو جو شخص خود اتنا خائن ہو کہ سودی شرائط پر اپنا روپیہ لگانے پر محض اس لئے آمادگی ظاہر کرے کہ اسے زیادہ پیسے مل رہے ہیں جو دنیا کے بنک کے دوسرے سودی کاروبار کرنے والے بھی کبھی نہیں دے سکتے تو یہ لوگ ہیں جن پر کڑی نظر رکھنی ضروری ہے۔

میری پوری کوشش ہے کہ ہمارا معاشرہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاک اور صاف ہو جائے اور اندرونی جھگڑے اور ایک دوسرے پر شکوے شکایات ختم ہوں کیونکہ اندرونی جھگڑے اور شکوے شکایات وحدت کے رستے میں روک پیدا کرتے ہیں۔ تو تَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ایسی صورت میں تم اپنی امانتوں میں خیانت کرو گے ۔ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۔اس تَعْلَمُوْنَ کا ایک بہت لطیف معنٰی یہ ہے کہ خائن کو پتہ ہوتا ہے کہ میں خیانت کر رہا ہوں۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ خائن خیانت کرے اور بعد میں لاعلمی کا اظہار کرے۔

خیانت ایک ایسی چیز ہے جو انسانی فطرت میں ودیعت ہی نہیں کی گئی اور یہی بات ہے جو حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے ہم پر خوب کھولی ہے کہ خیانت انسانی فطرت میں ودیعت نہیں کی گئی اور ہر چیز ودیعت کر دی گئی ہے۔ تو اس پہلو سے وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ کا مطلب ہے کہ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ کوئی خائن ہو اور اسے علم نہ ہو کہ میں خائن ہوں۔ بعد میں اللہ کی جتنی قسمیں چاہے کھائے جب آپ اس کے سودوں پر غور کریں گے تو صاف دکھائی دے دے گا کہ بغیر علم کے اس نے سودا کیا ہی نہیں تھا، اچھا بھلا جانتا تھا کہ میں بھی خائن ہوں اور جس سے سودا کر رہا ہوں وہ بھی خائن ہے۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ اب خیانت کی وجہیں دو ہو سکتی ہیں، دونوں بیان فرما دی گئیں۔ اول یہ کہ تمہارے اموال فتنہ ہیں۔ تم جب اموال کو بڑھانے کی کوشش کرو گے اور ناجائز طریق پر

بڑھانے کی کوشش کروگے تو یہ فتنہ ہے۔ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَةٌ اور بعض دفعہ اولاد کی خاطر، محض اپنی ذات کی خاطر نہیں بلکہ اولاد کی خاطر بددیانتیاں کی جاتی ہیں، عہد توڑے جاتے ہیں۔ تو دونوں کا ذکر فرمادیا۔ وَاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ اور اگر تم اجر چاہتے ہو جو تمہیں بھی ملے اور تمہاری اولاد کو بھی ملے. اور اس عارضی فائدے سے بہت زیادہ ہو جو تم دھوکہ بازی سے حاصل کرتے ہو تو اللہ کے پاس بہت بڑا اجر ہے۔ اس دنیا میں بھی ہے اور آخرت میں بھی ہے۔

تعجب ہے کہ ان واضح کلمات کے باوجود پھر لوگ اللہ پہ توکّل کیوں نہیں کرتے۔ جب اللہ خیانت کے خلاف تعلیم دے رہا ہے تو خود کیسے خائن ہو سکتا ہے۔ وہ عہد شکنی کے خلاف تعلیم دے رہا ہے تو خود عہد شکن کیسے ہو سکتا ہے۔ اس میں تو اللہ نے عہد کر لیا ہے کہ تم میری خاطر خیانت چھوڑ دو، میری خاطر دھوکہ بازی سے پرہیز کرو۔ اگر واقعۃً تم نے میری خاطر ایسا کیا ہوگا تو جو تم اجر چاہتے ہو ان کی تو کوئی حیثیت ہی نہیں۔ اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ تمہیں بہت وسیع اجر دے گا۔ اور یہ امرِ واقعہ ہے کہ دیانتدار لوگوں کو اللہ تعالیٰ ہی اجر عطا فرماتا ہے۔ اور اتنا عطا کرتا ہے کہ محاورے میں کہتے ہیں چھپّر پھاڑ کے عطا کرتا ہے۔ اس کی کثرت سے مثالیں پرانے زمانے میں بھی ہیں اس نئے زمانے میں بھی ہیں یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دور کی بھی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب راجہ کشمیر کے دربار میں طبابت کرتے تھے اور ملازمت کر رہے تھے اس زمانے میں آپ نے وقتی ضروریات کے لئے، وہ ضروریات کیا تھیں لوگوں کی ضروریات پوری کرنے کے لئے، بہت قرض اٹھائے اور نیت یہ تھی کہ میں لازماً قرض ادا کروں گا۔ اب اس زمانے کے لحاظ سے اندازہ کریں کہ ایک لاکھ پچانوے ہزار قرض ہو گیا اور اس زمانے میں یہ رقم تو آج کل کے کروڑوں ہوگی۔ اور آپ کی سادہ زندگی، اپنی ذات پہ بالکل معمولی خرچ۔ تو یہ بات اس سے قطعی طور پر ظاہر ہوتی ہے کہ آپ نے لوگوں کی ضرورتیں پوری کرنے کی خاطر محض اللہ کی رضا کے لئے قرض اٹھائے اور چونکہ نیت تھی کہ میں نے لازماً قرض ادا کرنا ہے اس لئے توکّل بھی ساتھ تھا۔

اب یہ اجر عظیم کا قصہ سنئے۔ جب راجہ نے آپ کو فارغ کر دیا اور آپ ریاست سے روانہ ہونے لگے تو آپ کے پاس اس وقت پانچ روپے تھے یا کتنے تھے، بہت معمولی رقم تھی۔ وہ آپ نے جو ایک لاکھ پچانوے ہزار کا قرض خواہ تھا اس کو ادا کر دئے۔ مجھے یاد نہیں بعینہٖ پانچ سو رقم تھی یا جتنی بھی تھی یا پانچ ہزار تھی وہ اس کو بھیجی تو اس نے کہلا کے بھیجا کہ تم یہ کیا کر رہے ہو اس طرح قرض ادا ہوگا ایک لاکھ پچانوے ہزار!؟ آپ نے فرمایا اس وقت میرے پاس یہ تھا اور دیانت داری کا تقاضا تھا کہ جو ہے میں تمہیں دے دوں باقی تمہارا قرض ضرور ادا ہوگا یہ میرا وعدہ ہے۔ چنانچہ جب آپ روانہ ہوئے تو اس وقت جو پاس تھا وہ اس کو دے دیا لیکن روانگی سے پہلے ایک ہندو بنیا آپ کو سمجھا رہا تھا کہ آپ کیا خدا والی باتیں کر رہے ہیں دنیا میں خدا والوں کا گزارا نہیں ہوا کرتا، یہ محض وہم ہے آپ کا، کس مصیبت میں مبتلا ہو گئے ہیں لوگوں کو دے دے کر قرضے چڑھا لئے، برے حال اور اب حال یہ ہے کہ وہ جو بنیا اس وقت تھا جس نے بغیر سود کے پیسہ دیا مگر ویسے وہ سود خور بنیا تھا مگر حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے احترام میں اس نے یہ رقم بغیر سود کے دی تھی وہ تو اب مطالبے میں سختی کرے گا۔ اس کے بیٹھے بیٹھے اس بنئے کا پیغام آیا جس نے اعتراض کیا تھا کہ آپ یہ کیا رقم بھیج رہے ہیں کہ آپ جا رہے ہیں اگر کچھ اور ضرورت ہو تو میں حاضر ہوں۔ **امین کی نیکی کا اتنا گہرا اثر ہوتا ہے کہ جس نے قرضہ لینا ہے وہ بھی احترام کرتا ہے۔** اس پر وہ بنیا بولنے لگا دیکھو پاگل ہو گیا ہے۔ میرا خیال تھا کہ یہ پکڑائے گا، جیل بھیجے گا وہ الٹا جانے سے پہلے کہہ رہا ہے کہ کچھ اور بھی لے لو مجھ سے اور بیٹھے بیٹھے ایک اور آدمی آ گیا اس نے اپنی خدمات آپ کے سامنے پیش کر دیں لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے کسی سے استفادہ نہیں کیا۔ مگر دیکھیں اللہ نے کیا انتظام کیا۔ جب آپ چلے گئے تو ایک بہت بڑے لکڑی کے کاروبار کا جنگل کا ٹھیکہ تھا اس ٹھیکے میں بہت بڑھ بڑھ کر بولیاں دینے والے موجود تھے۔ راجہ نے یہ فیصلہ کیا کہ میں اس شخص کو یہ ٹھیکہ دوں گا جو نصف حصہ حکیم نور الدین کو دے گا۔ وہ جانتا تھا کہ جتنی دیر رہے ہیں نہایت امانت سے اور دیانتداری سے رہے ہیں اس لئے اس غریب کے پاس کچھ بھی نہیں ہوگا۔ یہ اس نے ٹھیکے کی شرط کر لی۔ اب یہ اللہ کے سوا کون اس کے دل میں ڈال سکتا تھا اور ٹھیکے کی جو نصف رقم حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے ہاتھ آئی ایک لاکھ پچانوے ہزار تھی، کم نہ زیادہ۔ یہ اللہ تعالیٰ کے بتانے کے طریقے ہیں اے میرے بندے تو نے مجھ پر توکّل کیا تھا میں تمہیں دکھا رہا ہوں کہ اس طرح توکّل کرنے والوں کو میں جزاء دیا کرتا ہوں اور اس کو کہتے ہیں اجر عظیم۔

اب دیکھیں دوبارہ پھر اگلے سال اس کو ہی ٹھیکہ ملا اور اسی شرط کے ساتھ۔ جب اس نے وہ رقم جو تقریباً اتنی ہی یا اس سے زیادہ تھی حضرت خلیفۃ المسیح الاول کو بھجوانے کے لئے ان کو لکھا تو آپ نے کہا یہ تو میری نہیں ہے۔ میری جتنی تھی وہ مجھے مل گئی اور مجھے کوئی غرض نہیں یہ بقیہ منافع اپنے پاس ہی رکھیں۔ یہ سودے ہیں جو امانت کے سودے ہیں، دیانت کے سودے ہیں، اللہ کے عہدوں کے پاس رکھنے والوں کے سودے ہیں۔ اس پر اللہ کیسے اپنے وعدوں میں خیانت کر سکتا ہے، اپنے وعدوں سے پھر سکتا ہے۔ فرمایا وَاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ تو یہ لوگ سن لیں اور یاد رکھیں کہ اگر اولاد اور اموال کی پرواہ نہیں کریں گے اور خالصۃً اللہ کے لئے دیانت اور امانت پر قائم رہیں گے تو اللہ بہت بڑے اَجر والا ہے اور وہ اجر جو آخرت میں ملنا ہے وہ اس کے علاوہ ہے، اس کا حساب کتاب ہی کوئی نہیں۔

یہ دنیا کے اجر کی باتیں کر رہا ہوں لیکن بہت سے لوگوں سے یہ سلوک دکھائی نہیں دیتا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ غلط بات ہے۔ جن لوگوں کے ساتھ یہ سلوک نہ ہو رہا ہو وہ اپنے دل کی چھان بین کریں، اپنی نیتوں کو کھنگالیں کیونکہ لازماً اللہ کی بات درست ہے اور ان کا جائزہ غلط ہے۔ میرے علم میں ایسے احمدی دوست ہیں جو بعینہٖ اس نصیحت پر عمل کرتے ہیں اور ان کے ساتھ اللہ کا بالکل یہی معاملہ ہے کبھی بھی ضرورت کے وقت اللہ تعالیٰ نے ان سے بے اعتنائی نہیں کی، ہمیشہ ان کی ضرورتیں پوری ہوئی ہیں اور ہمیشہ غیب سے پوری ہوئی ہیں اور اسی رنگ میں پوری ہوئی ہیں کہ بعینہٖ جتنی ضرورت تھی اتنی ہی عطا کی گئی تاکہ ان کو معلوم ہو جائے کہ اللہ کی طرف سے عطا ہے۔ تو یہی امانت کا مضمون ہے جس کو میں حضرت حذیفہؓ کی ایک روایت کے حوالے سے بیان کر رہا تھا اور اس کا آخری حصہ رہ گیا تھا یعنی اس پر تبصرہ، اب میں وہیں سے اس مضمون کو اٹھاتا ہوں۔

"حضرت حذیفہؓ یہ بیان کرتے ہیں، یہ صحیح بخاری کتاب الرقاق سے روایت لی گئی ہے، آخر پر کہتے ہیں کہ مجھ پر ایک زمانہ ایسا آیا کہ میں تم میں سے کسی کے ساتھ بھی لین دین کے معاملہ میں پروا نہیں کرتا تھا۔ یعنی رسول اللہ ﷺ کا زمانہ خلفائے راشدین کا وہ زمانہ جس میں اسلامی نظام فی الحقیقت جاری تھا۔ فرماتے ہیں مجھ پر ایک ایسا زمانہ آیا کہ میں تم میں سے کسی کے ساتھ بھی لین دین کے معاملہ میں پروا نہیں کیا کرتا تھا، مجھے چھان بین کی ضرورت ہی کوئی نہیں تھی۔ اگر وہ مسلمان ہوتا تو اسلام اس سے میرا حق دلوا دیتا یعنی جو اسلام نافذ تھا اُس وقت وہ حقیقی اسلام تھا، رسول اللہ ﷺ کا اسلام تھا جس میں خائن کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے تو اگر وہ مسلمان ہوتا تو میرا حق دلوا دیتا۔ اگر وہ عیسائی ہوتا یا کوئی اور تو حکمران اس سے میرا حق دلوا دیتے کیونکہ حکمران مسلمان تھے۔ کہتے ہیں پروا ہی نہیں ہوئی، کبھی کوئی پیسہ ضائع نہیں گیا۔ جب بھی سودا کیا کامل یقین کے ساتھ کہ ایک ایسے معاشرے میں سودے کر رہا ہوں جہاں حاکم مسلمان ہیں اور اسلام کی رو سے فیصلے کرتے ہیں مگر آج تو میں صرف فلاں شخص سے لین دین کر سکتا ہوں اور فلاں شخص سے، اشارے کر کے بتایا کہ بہت دور دور پھیلے پڑے ہیں یہ لوگ کیونکہ اب حکومت بھی وہ نہیں رہی جو اسلام کے تقاضے پورے کرنے والی ہو اور مجھے بہت احتیاط کرنی پڑتی ہے، سودے کے لئے ڈھونڈنا پڑتا ہے، شاذ شاذ کے طور پر ایسے آدمی ملتے ہیں۔

تو جماعت احمدیہ میں تو یہ نہیں ہونا چاہئے۔ ہم تو دعویٰ کرتے ہیں وَ آخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ کہ وہ لوگ ہیں جو اٰخرین میں سے ہیں لیکن ان سے وعدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ سے ملا دے گا۔ تو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان تو یہ ہے کہ اس وقت کہیں شاذ شاذ آدمی کی تلاش نہیں رہا کرتی تھی، جس سے سودا کرو ٹھیک ہوتا تھا۔ تو حقیقی احمدی معاشرہ تو وہ ہے اس کے بننے میں دیر لگے یا بنانے میں دیر لگے جہاں تک نظام جماعت کا تعلق ہے وہ جو اس کو چلانے کے ذمہ دار ہیں ان کا فرض ہے کہ مسلسل کوشش کرتے رہیں۔ یہ آخری نقطہ ہے جس تک ہم نے لازماً پہنچنا

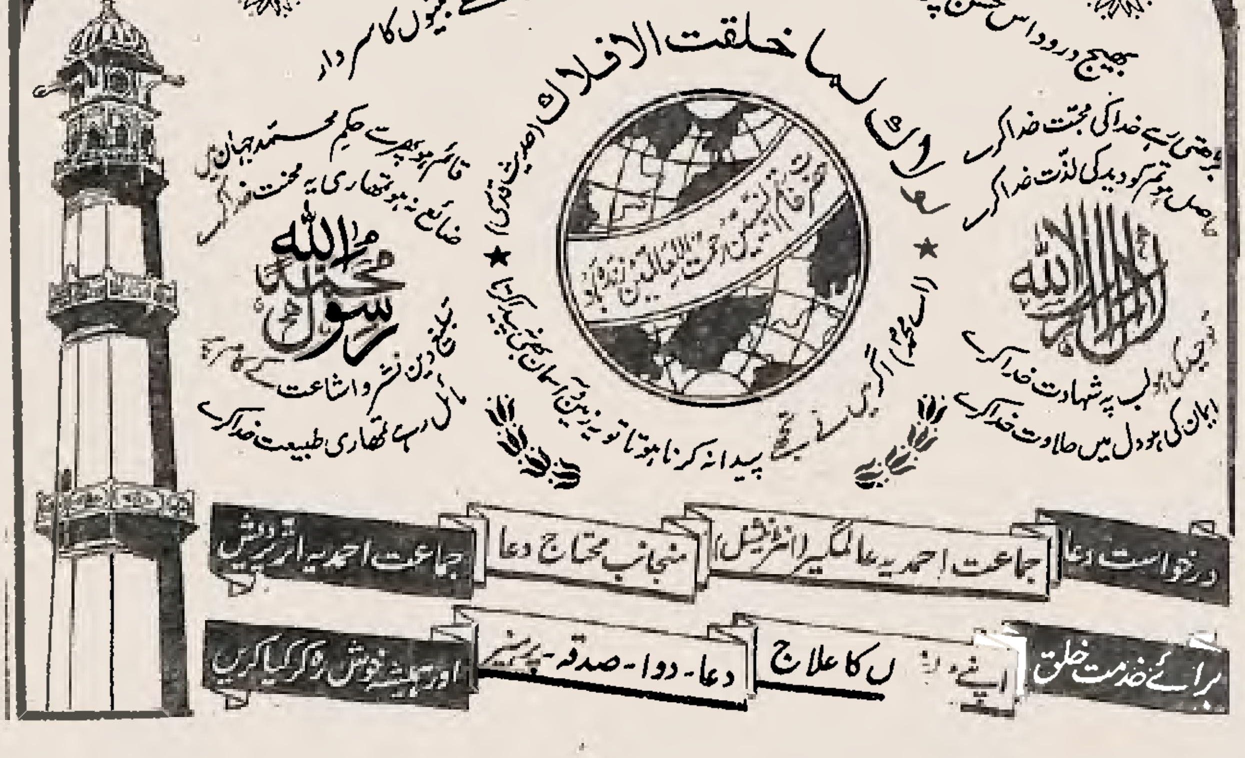

ہے کیونکہ اگر ''صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا'' پر عمل کرنا ہے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس اعتماد کو اپنی ذات میں پورا کرنا ہے کہ جب مجھے پالیا تو صحابہ سے مل گیا تو پھر اس معاشرے کی تخلیق کرنی ہے اس معاشرے کی تعمیر کرنی ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ محنت تو بہت کرنی پڑے گی مگر ہو جائے گا انشاء اللہ۔ اگر ہم یہ کر سکیں تو ساری دنیا کے لئے نمونہ بن جائیں گے۔ آج یہ نمونہ کہیں ہے ہی نہیں۔ تلاش کر کے دیکھ لیں سب دھوکے، سب جھوٹ ہیں۔

میں نے ایک مثال شاید پاکستان کی پہلے بھی بیان کی تھی جب یہ ایٹم بم کا دھماکہ ہوا تو اتنا جوش تھا پاکستانیوں کے دل میں اپنے وطن کی محبت کا کہ جب یہ آواز دی وطن نے کسی نے یعنی وزیر مال نے یا خود وزیر اعظم نے کہ اپنا روپیہ یہاں بھجواؤ ہمیں ڈالرز کی ضرورت ہے، ہمیں پونڈوں کی ضرورت ہے اور ہم وعدہ کرتے ہیں کہ جو روپیہ تم پونڈوں میں یا ڈالرز میں بھجواؤ گے تم جب چاہو تمہیں پونڈوں اور ڈالرز میں مل جائے گا اور جب وعدہ کیا تو خیانت کی اور اب کل ایک بینک والے مجھے ملنے آئے تھے وہ کہہ رہے تھے بینک خالی پڑے ہیں، کچھ بھی نہیں رہا۔ میں افسر ہوں۔ ایک زمانے میں جب ریل پیل تھی بیرونی روپے کی تو اتنا کاروبار تھا کہ رات کو بھی ختم نہیں ہوتا تھا اور مجھے مجبوراً لسا وقت بینک میں لگانا پڑتا تھا۔ کہتے ہیں اب خالی کرسیاں ہیں کوئی آنے والا نہیں، اکیلے بیٹھ کے بمشکل بینک کا وقت گزارتا ہوں کیونکہ اس وقت میں حاضری دینی ضروری ہے مگر خالی خولی، خالی لفافہ کچھ بھی باقی نہیں رہا۔ یہ جزا ہے خائن کی اور یہ لوگ سمجھتے نہیں۔

اگر یہ امانت کا حق ادا کرتے تو اتنی کثرت سے پاکستانی قوم نے جو باہر پھیلی پڑی ہے اتنا روپیہ بھیجنا تھا کہ کسی قسم کی کوئی کمی آ ہی نہیں سکتی تھی، ناممکن تھا۔ اب اس کا بداثر یہ ہے کہ اندرونی تجارتیں تباہ ہو گئی ہیں ساری، مہنگائی کا دور شروع ہوا ہے، روپے کی قیمت گرتی چلی جا رہی ہے، بیرونی کرنسی کی بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ یہ سارے آپس میں متعلق امور ہیں اور یہ پھل ہے بددیانتی کا اور عہد شکنی کا۔ تو عہد شکنی بہت خطرناک چیز ہے۔ ایک آدمی سمجھتا ہے کہ میں نے تھوڑا سا فائدہ اٹھالیا ہے عہد شکنی کر کے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس کی ساری برکتیں اٹھ جاتی ہیں اور اس کی اولاد سے بھی برکت اٹھ جاتی ہے۔ **خائن لوگوں کی اولادیں دین سے سرکنے لگتی ہیں اور رفتہ رفتہ ایسے بدانجام کو پہنچتی ہیں کہ پھر وہ روتے پھرتے ہیں کہ ہماری اولاد تباہ ہو گئی حالانکہ یہ سارے خیانت کے اثرات ہیں۔**

پس اس مضمون کو معمولی نہ سمجھیں۔ میں جتنا اس پر زور دے رہا ہوں وہ زیادہ نہیں بلکہ کم ہے۔ یہ تو ایسا سلسلہ ہے جس پر کئی سال لگ سکتے ہیں اسی مضمون پر، مگر میں نے سوچا ہے کہ وقتاً فوقتاً کچھ وقفہ دے دے کر پھر دوبارہ اسی مضمون کی طرف لوٹوں گا۔

مسند احمد بن حنبل سے ایک روایت لی گئی ہے۔ حضرت سفیانؓ بن اُسید حضرمی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ **یہ بہت بڑی خیانت ہے کہ تو اپنے بھائی کو ایک بات سنائے جس میں وہ تجھے سچا سمجھے مگر تو اس میں جھوٹا ہو۔** یہ بہت احتیاط کی ضرورت ہے، غالباً میں پہلے بھی اس مضمون کو بیان کر چکا ہوں ایک دوسری حدیث کے حوالے سے کہ بات کریں تو دیکھیں کہ آپ کو وہ سچا سمجھ رہا ہے کہ نہیں۔ اگر سچا سمجھ رہا ہے اور آپ سچے نہ ہوں تو اس جھوٹ کا سارا وبال آپ کی جان پہ آجائے گا۔ بعض لوگ غلطی سے یا عادتاً مبالغہ آمیزی کرتے ہیں اور اپنی طرف سے زیب داستاں کے لئے بڑھا بھی دیتے ہیں لیکن جو ان میں سے تقویٰ شعار ہیں ان کے منہ سے ایسی باتیں نکل تو جاتی ہیں مگر وہ مجلس برخواست کرنے سے پہلے بتادیا کرتے ہیں کہ مجھے لگتا ہے تم اس کے ظاہر پر ایمان لے آئے ہو میں تو لطیفے کے رنگ میں یہ بات کر رہا تھا مگر اگر تم مان گئے ہو تو یہ غلط ہے۔ یہ ایک کہانی سی ہے اس سے زیادہ اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ اگر اس طرح وضاحت کر دیں تو پھر جھوٹ نہیں ہو گا کیونکہ اس حدیث میں یہ ہے ''جس میں وہ تجھے سچا سمجھے'' اگر بھائی سچا سمجھ رہا ہے اور وہ بات نہ ہو تب یہ جھوٹا بنتا ہے اور اگر بھائی جھوٹا ہی سمجھ رہا ہے تو یہ مسئلہ ہی اور ہے۔ دنیا میں اکثر سچوں کو جھوٹا ہی کہا گیا ہے اور ان کو جھوٹا ہی سمجھا جاتا ہے اس لئے یہ مسئلہ بالکل اور ہے اس لئے سچا سمجھنے والی بحث ہے صرف۔

مسند احمد بن حنبل جلد نمبر ۷ صفحہ ۲۵۲ مطبوعہ بیروت میں یہ روایت درج ہے۔ عن ابی امامة قال قال رسول الله ﷺ حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن ہر قسم کی عادتوں اور خصلتوں پر پیدا کیا جاتا ہے سوائے خیانت اور کذب کے۔ اب یہ بات بالکل واضح ہے کہ جو بچہ فطرت پر پیدا کیا جاتا ہے تو اس کی فطرت میں کذب اور خیانت ہو ہی نہیں سکتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مضمون پر بہت ہی گہرائی سے اور لطیف روشنی ڈالی ہے۔ بچوں کے اپنی ماؤں کے دودھ سے وابستہ ہونے اور غیر ماؤں کو قبول نہ کرنے کا مسئلہ آپ نے اسی حوالے سے چھیڑا ہے۔ جب ایک ماں اپنا دودھ چھڑا کر جو صحت والا دودھ ہو دوسری دائی کو دینے کی کوشش کرتی ہے تو بچہ اکثر اس سے منہ پھیر لیتا ہے، طرح طرح کے اس کو حیلے کرنے پڑتے ہیں تاکہ بچہ وہ دوسرا دودھ پی لے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی امر کو حضرت موسیٰؑ سے بھی وابستہ کر دیا حالانکہ عام طور پر جب بچوں کو ضرورت پڑتی ہے بھوک سے بلبلائیں تو آخر مجبور ہو کر کچھ نہ کچھ دوسری دائیوں کے دودھ پر بھی منہ مارنا پڑتا ہے۔ مگر حضرت موسیٰؑ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی مضمون کے حوالے سے بیان کیا امانت کے مضمون کے لحاظ سے، یعنی روایت تو بیان نہیں کی جو میں پڑھ رہا ہوں لیکن اسی مضمون کو قرآنی آیات کے حوالے سے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ امانت فطرت میں ہے اور اس کو بچوں سے بھی سیکھو اور خصوصاً موسیٰؑ سے سیکھو، بچپن سے وہ امین تھا تو خدا نے اس پر امانت کا بوجھ ڈالا۔

پس یہ دیکھیں کتنی لطیف بات ہے کسی عام انسان کے ذہن میں آ ہی نہیں سکتی۔ ایک عارف باللہ ہے جو اس گہرائی تک اترتا ہے اور پہنچتا ہے اور پھر لوگوں کو دکھاتا ہے۔ اس سے پہلے کسی تفسیر کی کتاب میں یہ حوالہ آپ کو نہیں ملے گا کہ بچے جو ماں کا دودھ پیتے ہیں ان سے امانت سیکھو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا مومن ہر قسم کی عادتوں اور خصلتوں پر پیدا کیا جاتا ہے سوائے خیانت اور کذب کے لیکن اس روایت میں ایک اور چیز بھی غور طلب ہے۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ بچہ خدا کی صفات پر پیدا کیا جاتا ہے تو ہر قسم کی صفات سے کیا مراد ہوئی پھر۔ دراصل خدا کی صفات میں بھی مختلف اقسام داخل ہیں کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِي شَانٍ ہر دن اس کی ایک الگ شان ظاہر ہوتی ہے۔ اب بنیادی صفات تو نہیں بدلتیں لیکن ان کے تابع نئی نئی شانیں انہیں صفات کی ظاہر ہوتی رہتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ انسان کو بھی جو صحیح فطرت پر پیدا کیا گیا ہے خدا تعالیٰ یہی کچھ ودیعت فرماتا ہے۔ پس یہ جو فرمایا گیا کہ ہر قسم کی عادتوں پر پیدا کیا گیا ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ حدیث غلط ہے یا قرآن کریم کی وہ آیت غلط ہے جس میں بچے کے مولود علی فطرت کا ذکر ہے۔ ہر قسم کی عادتوں میں یہ بھی مضمون داخل ہے کہ اگر سب فطرت پر ہوتے اور ایک جیسی عادتیں ہوتیں تو ساری انسانی سوسائٹی Monotonous ہو جاتی اس میں ایک ایسی یگانگت پیدا ہوتی کہ اس سے طبیعتیں اکتا جاتیں۔ لیکن یہ

طالبانِ دعا:-
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 بینٹو لین کلکتہ 700001
دکان- 248-1652، 248-5222
رہائش- 243-0794، 27-0471

ص
ارشاد نبوی
خَيْرُ الزَّادِ التَّقْوٰى
سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے
منجانب
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

GUARANTEED PRODUCT
NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
Soniky
HAWAI
NIR
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) Ltd
34,A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA-15

طالب دُعا:- محبوب عالم ابن محترم حافظ عبدالمنان صاحب مرحوم
M/S NISHA LEATHER
Specialist in Leather Belts, Leather
Ladies and Gents Bag, Jackets, Wallets etc.
19 A Jawahar Lal Nehru Road Calcutta - 700081 Ph: 2457153

بگڑے ہوؤں کی بات نہیں کر رہا وہ تو بگڑ ہی جاتے ہیں وہ فطرت کو چھوڑ کر ان کے ماں باپ ان کو غلط بناتے ہیں میں ان کی بات نہیں کر رہا، ان کی کر رہا ہوں جو فطرت پر قائم رہتے ہیں اس کے باوجود ان کے الگ الگ مزاج ہیں۔ پس یہ مراد ہے کہ الگ الگ عادتوں پر پیدا کیا گیا ہے۔

ہم نے بچپن میں وہ دور دیکھا جب قادیان صحابہ سے بھرا پڑا تھا اور ہر صحابی کا الگ مزاج تھا، اس کی الگ الگ عادتیں تھیں اور تھے سارے فطرت پر۔ تو یہ بات بھی اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ فطرت پر ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ سوسائٹی بعینہ ایک دوسرے سے مشابہ ہو جائے، ایک دوسرے سے مشابہ تو ہوتی ہے بنیادوں میں لیکن بعینہ نہیں ہوتی ان کے اندر مزاج مزاج کا فرق ہے۔ چنانچہ اب میں غور کرتا ہوں اور پرانے زمانے کی باتیں یاد کرتا ہوں تو مجھے ایک مثال بھی نظر نہیں آتی کہ دو صحابہ بعینہ ایک جیسے تھے اور لطف کی بات یہ ہے کہ ان کے الگ الگ ہونے میں بھی خدا ہی جھلکتا تھا اور خدا کی مختلف شانیں ان سے عیاں ہوتی تھیں اور عجیب دل کشی تھی سوسائٹی میں کہ اللہ تعالیٰ کی بے انتہا مختلف شانیں آپ کے طفیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں بھی یکجا ہو گئی تھیں۔ تو اس شمع سے ہم نے نور حاصل کرنا ہے جس میں خدا کے یہ سارے رنگ پائے جاتے ہیں اور رنگ جدا جدا ہونے کی بجائے شمع ایک ہی رہتی ہے۔ پس اس چھوٹی سی حدیث میں حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بہت گہرے مضمون بیان فرمادئے ہیں۔ کہ مومن ہر قسم کی عادتوں اور خصلتوں پر پیدا کیا جاتا ہے۔ یہ نہ سمجھنا کہ مومن بعینہ ایک دوسرے جیسے ہوتے ہیں۔ اور صحابہ پر بھی غور کر کے دیکھیں کوئی صحابی دوسرے سے نہیں ملتا۔ ہر ایک الگ الگ ہے، ہر ایک کا الگ الگ مزاج اور الگ الگ شان ہے مگر وہ ساری شانیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے اخذ کر کے پھر انہوں نے اپنے برتنوں میں سجالیں۔

ایک حدیث سنن الترمذی کتاب البرّ سے لی گئی ہے۔ اس میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، وہ نہ اس کی خیانت کرے، نہ اسے جھٹلائے اور نہ اس کو رسوا کرے۔ اب یہ بات بہت عجیب ہے کہ اسے جھٹلائے نہیں اگر کوئی جھوٹ بولے گا تو اسے جھٹلانا بھی پڑے گا۔ لیکن اس میں صحابہ کی شان بیان فرمائی گئی ہے۔ فرمایا سچے مومن جو میرے خلق پر، مجھ سے خلق سیکھ کر مختلف رنگ اختیار کر گئے ہیں ان میں جھوٹ تم نہیں دیکھو گے۔ پس ایک نیک انسان دوسرے نیک انسان کو اس لئے جھٹلا دے کہ اس کو تعجب ہو اس بات پر یہ درست نہیں ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا نہ اس کی خیانت کرے، نہ اسے جھٹلائے۔ یہ بہت گہری اور عظیم تعلیم ہے یعنی جھٹلانے کا کوئی سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ ہو نہیں سکتا کہ کوئی صحابی جو سچا مومن ہو اور یہاں تو چونکہ عمومی بات ہے ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے یہ آج بھی اطلاق پا رہی ہے مگر میں صحابہ کی بات اس لئے کہہ رہا ہوں کہ حضرت محمدؐ رسول اللہ نے صحابہ کو دیکھ کر ان سے یہ نتیجہ اخذ فرمایا ہے اور تمام وقتوں سے، تمام دنیا کے مسلمانوں سے وہی توقع رکھی ہے جو سچی مسلمانی کی نشانیاں تھیں کہ خیانت نہ کرے اور اسے جھٹلائے نہیں اور نہ اسے رسوا کرے۔

اب یہ بات میرے تجربے میں ہے کہ بعض دفعہ ایک شخص بات بیان کر رہا ہوتا ہے وہ ویسے سچا ہوتا ہے لیکن بات غلط بیان کر رہا ہوتا ہے کیونکہ وہ بات کو بعض دفعہ سمجھ نہیں سکتا۔ اب وہ لاعلمی میں کم فہمی کے نتیجے میں اگر بات نہ سمجھ سکے تو اس کو آپ جھٹلا نہیں سکتے۔ آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ میں تمہاری بات کو مانتا ہوں مگر تم بات سمجھے نہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کے متعلق یہ روایت ہے کہ مدینے کی گلیوں میں آواز دینے لگ گئے کہ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه دَخَلَ الْجَنَّة۔ جس نے بھی کہا لا الہ الا اللہ وہ جنت میں داخل ہو گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے ان کو گریبان سے پکڑ لیا کہ یہ تم کیا کہتے پھر رہے ہو۔ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح فرمایا ہے۔ اب اس کو وہاں جھٹلایا نہیں مگر سمجھ گئے کہ یہ بات سمجھا نہیں۔ اسی طرح گریبان سے پکڑے گھسیٹتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئے۔ آپؐ سے پوچھا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تھا۔ آپؐ نے فرمایا ہاں میں نے کہا تھا۔ نہ یہ سمجھا ہے نہ اس سے لوگ ٹھیک سمجھیں گے کچھ کا کچھ مضمون بنا لیں گے ہر ایک یہ کہے گا لا الہ الا اللہ اور اس کے بعد وہ سمجھے گا کہ جنت میں داخل ہو گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی بات قبول فرمائی۔ ٹھیک کہتے ہو۔ اگر محض یہی آواز دی جائے تو جس طرح ابوہریرہ کو بات کی سمجھ نہیں آئی کثرت سے لوگ اس مضمون کی حقیقت کو نہ سمجھ سکتے۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی پہلو سے حضرت ابوہریرہؓ کے متعلق فرمایا ہے کہ سادہ دماغ کے تھے اور روایتوں کو سمجھنے میں غلطی کر جایا کرتے تھے۔ بہت سے غیر احمدی علماء نے اس پر مسیح موعودؑ کے متعلق اعتراض کیا ہے کہ یہ دیکھو، یہ کون ہوتا ہے صحابہ کو اور ان میں سے ابوہریرہ کو موٹے دماغ کا کہنے والا۔ حالانکہ اس حدیث سے جو میں نے پڑھی ہے بالکل یہی بات ثابت ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے سامنے حضرت عمر نے جو بات بیان کی آپؐ نے تسلیم فرمائی اور کئی ایسی روایات ہیں جو بے چارے سمجھ نہیں سکے۔ بیان میں سچے تھے یہ وہ بات ہے جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں جھٹلاؤ نہیں۔ ایک روایت بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جھوٹی نہیں ہے۔ مگر ہر روایت قابل اعتماد نہیں ہے کیونکہ اگر آپ کی ساری روایتوں کو ان کی درایت کے لحاظ سے ان کے مضمون کے لحاظ سے درست تسلیم کیا جائے تو حدیث کی دنیا میں ایک فساد برپا ہو جائے گا۔ پس دیکھیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی چھوٹی چھوٹی نصیحتوں میں کتنے گہرے اسرار ہیں۔ ''اسے جھٹلائے نہیں اور نہ اس کو رسوا کرے'' کیونکہ جب اسے جھٹلاؤ گے تو لوگوں کے سامنے لازم ہے کہ وہ رسوا ہو گا۔ اور رسوا نہ کرنے کا مضمون ویسے بھی ہے۔ کوئی سچا مومن اپنے بھائی کو رسوا نہیں کیا کرتا۔ ایسی باتیں اس کے متعلق نہیں کہتا جس کی وجہ سے سوسائٹی میں اس کی عزت اور وقار کم ہو جائیں۔ اگر اس کی سادگی کی بات کرتا ہے تو پیار اور محبت سے اس رنگ میں کرتا ہے کہ اس شخص پر اس کی سادگی پر بھی پیار آتا ہے مگر رسوائی نہیں ہوتی اس میں۔ تو رسوا نہ کرنے سے اس مضمون کو پوری طرح کھول دیا گیا۔ چنانچہ اس کے برعکس یہ بھی فرمایا ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کی عزت فرض ہے، مال اور خون حرام ہے، تقویٰ یہاں پر ہے۔ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا تقویٰ یہاں پر ہے تو اپنے دل پر ہاتھ لگایا یعنی دل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انگلی چھاتی پہ لگائی تقویٰ یہاں پر ہے اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ تین دفعہ آپ نے بار بار دہرایا کہ تقویٰ یہاں پر ہے، تقویٰ یہاں پر ہے۔ مطلب ہے کہ تقویٰ کے گر سیکھنے ہیں تو مجھ سے سیکھو۔

کسی انسان کے لئے اتنا شر ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے، اب اس کو بھی امانت کے تعلق میں بیان فرمایا گیا ہے۔ یہ ساری امانتیں ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے مومن بندوں پر اور ان کا فرض ہے کہ ان تمام امانتوں کے حق ادا کریں۔ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر نہ سمجھے۔ اب اس میں مسلمان بھائی ہونا بھی تو لازم ہے۔ بعض لوگ حرکتیں ایسی کرتے ہیں جو ذلیل اور کمینی حرکتیں ہیں اگر انہیں کہا جائے یہ تو کمینی بات ہے، تم ذلیل حرکت کر رہے ہو تو یہ اعتراض نہیں کیا جا سکتا کہ تم اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھ رہے ہو کیونکہ جو مسلمان بھائی ہو وہ ایسی بات کر سکتا ہی نہیں۔ یہ پہلو بھی تو ہے جس پر غور کی ضرورت ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ کسی کو حقیر نہ سمجھے۔ حقیر کو تو حقیر ہی سمجھنا پڑے گا۔ گندی فطرت والا انسان ہے کیسے آپ کہہ سکتے ہیں کہ وہ گندی فطرت کا نہیں ہے مگر 'مسلمان بھائی' اس

ESTD:1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

We offer professional service in buying, selling of properties for all your real Estate requirement in Bangalore and Karnataka
Contact:-
CHOICE REAL ESTATE
327 Tipu Sultan palace Road
Fort Banglore 560002, ☎ 6707555

☎ 543105
STAR
CHAPPALS
WHOLE-SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER & RUBBER CHAPPALS
105/661, OPP, BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY
KANPUR-1- PIN 208001

سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہرگز یہ توقع نہیں رکھتے کہ وہ کسی قسم کی کوئی گھٹیا بات کرے۔

پس مسلمان بھائی کو حقیر نہ سمجھو، جو مسلمان بھائی کی تعریف ہی میں نہیں آتا اس کا مضمون الگ ہے۔ لیکن اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس کے نتیجے میں تو معاشرے میں بہت سا فساد پھیل سکتا ہے۔ یعنی آپ کسی کے متعلق کہیں کہ وہ گھٹیا نظر آتا ہے اور دوسرا کہے کہ تم نے اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھا ہے۔ اب وہ یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ میرا فتویٰ درست ہے اور وہ واقعۃً گھٹیا ہے۔ ان امور کا فیصلہ کرنا ان لوگوں کا کام ہے جن تک کسی معاملے کی تفصیل پہنچی ہو۔ جہاں تک سوسائٹی کا تعلق ہے اس میں احتیاط لازم ہے ورنہ ہر شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ مسلمان رہا ہی نہیں اس لئے میں اس کو حقیر سمجھتا ہوں تو ہر شخص کے اسلام کے فتوے جاری ہو جائیں گے اور عملاً ساری سوسائٹی غیر مسلم ہو جائے گی۔ پس اس بات کو خاص طور پر ذہن نشین رکھ لیں کہ حقیر سمجھنا سوسائٹی میں عام عادت کے طور پر اپنانا ظلم ہے۔ اگر آپ اس کو عادت کے طور پر اپنائیں گے تو آپ کے اندر بھی تکبر پیدا ہوگا اور جس شخص کو آپ ذلیل سمجھ رہے ہیں ہو سکتا ہے وہ اللہ کی نظر میں ذلیل نہ ہو اور اس طرح آپ خود اللہ کی نظر میں ذلیل ہو جائیں گے۔

تو یہ ساری باریک راہیں ہیں تقویٰ کی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں تقویٰ یہاں پر ہے تو واضح ہے کہ یہ ساری تقویٰ کی باریک راہیں ہیں جن کو ہم نے حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے سیکھنا ہے۔ اور ان کو باریکی سے نہیں سیکھیں گے تو تقویٰ یہاں پر ہے کے مضمون کا حق ادا ہی نہیں ہو سکتا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم تقویٰ کی باریک ترین راہوں پر سے گزرے ہیں۔ جب آپؐ سے تقویٰ سیکھنا ہے تو تقویٰ کی لطافتیں سیکھنا لازم ہے اس کے بغیر ہرگز یہ تقویٰ جو آپ سیکھ رہے ہیں وہ کاملۃً رسول اللہ ﷺ کی غلامی میں سیکھا ہوا تقویٰ نہیں ہوگا بلکہ باریک رستے ہیں جن پر چلنا پڑتا ہے اور میں تو یقین رکھتا ہوں کہ پل صراط دراصل اسی بات کا مظہر ہے ایک اتنا باریک تار کہ جس کے اوپر چلنا ناممکن دکھائی دیتا ہے ایک طرف جنت ہے ایک طرف جہنم کے شعلے ہیں۔

اور وہ لوگ جو خدا کے نزدیک تقویٰ کی باریک راہوں پر چلتے ہیں ان کو کوئی خوف نہیں تو باریک تار سے مراد یہ نہیں ہے کہ سچ مچ کا کوئی تار کھینچا جائے گا، اس پر چلنے کا حکم ہوگا۔ مراد یہ ہے کہ اس زندگی میں ہی آپ نے اپنا پل صراط بنانا ہے۔ اگر آپ تقویٰ کی باریک راہوں کو سیکھیں گے، غور کریں گے تو رفتہ رفتہ آپ کو احتیاط سے چلنے کی عادت پڑ جائے گی۔ جو قدم اٹھائیں گے پھونک کر اٹھائیں گے اور اس صورت میں اگر گرے بھی تو جنت کی طرف گریں گے، جہنم کی طرف نہیں گریں گے۔ **پس حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جو تقویٰ کی باریک راہیں ہمیں سکھائی ہیں ان پر عمل کئے بغیر ہماری سوسائٹی سدھر سکتی ہی نہیں۔**

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مضمون پر جو روشنی ڈالی ہے میں ایک دو اقتباس اس کے پڑھ کر سناتا ہوں باقی یہ مضمون ابھی ختم نہیں ہو سکا اس لئے وہ اگلی آیات کا مضمون شروع نہیں ہو سکتا۔ فرمایا، ”پھر چہارم درجہ کے بعد پانچواں درجہ وجود روحانی کا وہ ہے جس کو خدا تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں ذکر فرمایا وَالَّذِينَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَ عَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ۔ ”وہ لوگ“۔ یعنی ترجمہ اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں ”یعنی پانچویں درجے کے مومن جو چوتھے درجے سے بڑھ گئے“ یہ یعنی کے تابع ہیں تشریحی اور تفسیری ترجمہ ہے الفاظ نہیں ہیں ترجمے کے ”یعنی پانچویں درجے کے مومن جو چوتھے درجے سے بڑھ گئے ہیں وہ ہیں جو صرف اپنے نفس میں یہی کمال نہیں رکھتے جو نفس امارہ کی شہوات پر غالب آ گئے ہیں اور اس کے جذبات پر ان کو فتح عظیم حاصل ہو گئی ہے بلکہ وہ حتی الوسع خدا اور اس کی مخلوق کی تمام امانتوں اور تمام عہدوں کے ہر پہلو کا لحاظ رکھ کر تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارنے کی کوشش کرتے ہیں“۔

اب یہ تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارنے کا ایک نیا مضمون ہے جو مسیح موعود علیہ السلام بیان فرما رہے ہیں۔ عام طور پر لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ شہواتِ نفسانی سے بچنے کا نام ہی تقویٰ ہے حالانکہ شہواتِ نفسانی سے بچنے کے بعد انسان اس قابل ہو جاتا ہے کہ تقویٰ کا مضمون سیکھے۔ یعنی اس کی باریک راہوں پر چلنا یہ شہوات سے بچنے کے بعد کی بات ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ جو اپنے غصوں، اپنی شہوات کے مغلوب رہتے ہیں وہ تقویٰ سیکھ ہی نہیں سکتے۔ سردست میں اسی بات پر اکتفا کرتا ہوں باقی مضمون کو انشاء اللہ بعد میں بیان کروں گا کہ اپنے نفسانی جذبات پر غالب آنا یہ تقویٰ نہیں ہے، یہ تقویٰ کی تیاری ہے۔ کیونکہ وہ لوگ جو نفسانی جذبات پر غالب نہیں آ سکتے مثلاً غصہ ان پر غلبہ پا لیتا ہے، منہ سے بے ہودہ باتیں نکل پڑتی ہیں یا دوسروں کے ساتھ معاملے میں بھی جلد بازی سے کام لیتے ہیں ان چیزوں سے بچنے کا نام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک تقویٰ نہیں ہے ان سے بچنے کے بعد تقویٰ کا سفر شروع ہوگا۔

پس میں امید رکھتا ہوں کہ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ اپنے آپ کو تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے کے لئے اس حد تک تیار کرلے گی کہ ابتدائی شرط ضرور پوری ہو جائے۔ وہ ان جذبات اور کئی قسم کی باتیں ہیں جن کی تفصیل میں مجھے جانے کی ضرورت نہیں ہے مگر آئے دن انسان کا امتحان ہوتا رہتا ہے، آئے دن انسان کو یہ مراحل درپیش ہیں کہ وہ اپنے نفس کے غلبے کے تابع ہی زندگی بسر کر رہا ہوتا ہے۔ جب فیصلہ کرتا ہے نفس کے جوش کے نتیجے میں فیصلہ کرتا ہے تو اس جوش کو ٹھنڈا کرو، اس جوش کو جو ایک آگ ہے اس کو بجھاؤ۔ اس آگ کو بجھانے کا نام تقویٰ نہیں ہے۔ یہ آگ بجھے گی تو پھر آپ کو وہ جنت نصیب ہوگی جو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نصیب ہوئی تھی یعنی آگ گلزار اس طرح بنائی جاتی ہے پہلے اس کے شعلوں کو ٹھنڈا کر دو پھر ان میں سے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ وہ گلزار پھوٹے گا جس کا نام تقویٰ ہے۔ وہ ایک باغ ہے جنت کا جو تقویٰ کے نتیجے میں نصیب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

☾☾☾☆.....☆.....☆☾☾☾

خدا غریبوں کو خاک میں سے اٹھاتا اور متکبروں کو خاک میں ملاتا ہے۔

(حقیقۃ الوحی)

Luthra Jewellers

Specialist Manufacturers of :
SILVER GOLD &
DIAMOND ORNAMENTS
Rakesh Luthra, Kewal Krishan
Shivala Chowk , Main Bazar Qadian -143516
Phone Off : 20410 (R) 20268

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR & MARUTI

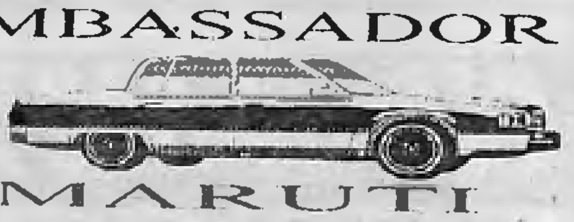

P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎ 26-3287

شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
☎ دوکان : 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

EXPORTS & IMPORTS
All types of Leather jackets, Ladies bags, purse, hand gloves, Organic Cotton (Garments & Baby Cloth)
Contact:
OCEANIC EXIM
57, BRIGHT STREET, CALCUTTA 700019 (INDIA)
PH: 2805209,2474015 FAX : 91 - 33 - 2479163

مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ بھارت کے سالانہ کامیاب اجتماع کا انعقاد

☆-بھارت کی ۳۲ بیرونی مجالس کے ۲۰۳ نمائندگان کی شرکت

علمی ذہنی اور ورزشی مقابلہ جات ☆-ذکر الٰہی اور اخوت و محبت سے معمور دینی ماحول-ٹی وی-ریڈیو اور اخبارات پر اجتماع کا تذکرہ

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ۲۹ واں اور مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کا ۲۰ واں سالانہ اجتماع نہایت شاندار طریق پر ۱۳-۱۴-۱۵ اکتوبر کو احمدیہ گراؤنڈ میں بنے دیدہ زیب وسیع پنڈال میں نہایت کامیابی کے ساتھ انعقاد پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

اجتماع کے انتظامات بحسن و خوبی انجام دینے کیلئے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نے ایک اجتماع کمیٹی کی تشکیل فرمائی جس نے سال بھر اس سلسلہ میں ضروری امور کو انجام دیا اسی طرح اجتماع کے موقع پر مختلف شعبہ جات قائم کر کے اس کیلئے منتظمین ناظمین و معاونین کی ڈیوٹیاں لگائی گئیں۔

پہلا روز ۹۸-۱۰-۱۳ بروز منگل

صبح ساڑھے نو بجے مہمان خصوصی مکرم چوہدری محمد اکبر صاحب قائمقام ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان اجتماع میں شرکت کیلئے تشریف لائے۔ مجلس عاملہ بھارت نے آپ کا استقبال کیا اور گلپوشی کی۔ موصوف نے پنڈال سے قریب ہی بنے فلیگ پوسٹ سے لوائے احمدیت لہرایا۔ آپ کے ساتھ ہی مکرم مبشر احمد صاحب بٹ صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے قومی جھنڈا اور مکرم چوہدری عبدالواسع صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے لوائے خدام الاحمدیہ لہرایا۔ اس وقت نعرہ تکبیر اور اسلامی نعروں کے ساتھ ہی قومی گیت بھی گروپ کی شکل میں پڑھا گیا۔ چند ہی لمحوں میں تینوں جھنڈے فضاء کی بلندیوں میں لہرانے لگے۔ بعدہٗ محترم مہمان خصوصی اور محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ سٹیج پر تشریف لائے اور باقاعدہ اجتماع کی کارروائی کا آغاز مکرم قاری نواب احمد صاحب گنگوہی مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کی تلاوت و ترجمہ سے ہوا۔ عہد خدام و اطفال محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے دہرایا۔ اور نظم عزیز ایس ناصر احمد صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ نے پڑھی بعدہٗ مکرم زین الدین صاحب حامد نے مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی سالانہ رپورٹ اور عزیز مجیب احمد صاحب سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ نے اطفال الاحمدیہ کی سال رواں کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔

ٹھیک ۱۱ بجے مہمان خصوصی و صدر اجلاس نے خطاب فرمایا آپ نے سب سے پہلے اجتماع کے انعقاد پر خدام کو مبارکباد پیش کی اور اس کے بہتر نتائج پیدا ہونے کیلئے دُعا کرتے ہوئے مہمانان کرام کو خوش آمدید کہا آپ نے خدام کو نصائح کرتے ہوئے فرمایا کہ عصر حاضر میں ہندوستان کے عظیم ملک میں تبلیغ و تربیت کی ہم پر بڑی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ بیرونی معاشرہ کئی قسم کی خرابیوں میں مبتلا ہے انہیں قرآنی احکام کی طرف بلائیں۔ اس سلسلہ میں موصوف نے حضرت بانی مجلس خدام الاحمدیہ کے اقتباسات کی روشنی میں پابندی نظام اطاعت امام اور نہایت ڈسپلن سے یہ مبارک ایام گذارنے کی طرف نوجوانوں کو توجہ دلائی۔ خطاب کے آخر پر آپ نے اجتماعی دُعا کرائی۔ ازاں بعد علمی مقابلہ جات ہوئے۔ نمازوں اور کھانے کے بعد ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ رات سوا آٹھ بجے تا ۱۰:۳۰ بجے علمی مقابلہ جات ہوئے۔

دوسرا دن ۱۴ اکتوبر بروز بدھ

پروگراموں کا آغاز باجماعت نماز تہجد سے ہوا نماز فجر کے بعد درس ہوا۔ بعدہٗ صبح ۶ بجے سے ۸ بجے تک احمدیہ گراؤنڈ میں کھیلوں کے مقابلہ جات ہوئے۔ وقفہ طعام کے بعد ۹:۳۰ سے پنڈال میں خدام و اطفال کے مختلف علمی مقابلہ جات ہوئے۔ ساڑھے بارہ بجے تا تین بجے نماز و کھانے کا وقفہ ہوا۔

ورزشی مقابلہ جات شام چھ بجے تا ساڑھے سات بجے ہوئے رات کو ۸ بجے سے علمی مقابلہ جات کی شبینہ نشست شروع ہوئی۔

خصوصی تقریر

محترم عبدالحمید صاحب ٹاک کی زیر صدارت ایک خصوصی نشست رات ۸:۴۵ بجے شروع ہوئی جس میں تلاوت قرآن کریم کے بعد محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے عصر حاضر میں عائد ہونے والی ذمہ داریوں پر حاضرین بالخصوص خدام کو توجہ دلائی۔ بعدہٗ واقفین نو اطفال نے تفریحی مشاعرہ پیش کیا۔ اس کے ساتھ ہی ۱۱ بجے کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

تیسرا دن ۱۵ اکتوبر بروز جمعرات

نماز فجر و درس کے بعد بہشتی مقبرہ میں محترم قائم مقام ناظر صاحب اعلیٰ نے اجتماعی دُعا کرائی۔ بعدہٗ ورزشی مقابلہ جات ایک گھنٹہ تک احمدیہ گراؤنڈ میں ہوئے۔ اس کے بعد کھانے کیلئے وقفہ دیا گیا۔

۸:۳۰ تا ۱:۰۰ بجے خدام و اطفال کے ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ اس کے بعد نمازوں اور کھانے کیلئے وقفہ دیا گیا۔ تین بجے سے لے کر شام ساڑھے پانچ بجے تک کھیلوں کے مقابلہ جات ہوئے اس کے بعد نماز مغرب و عشاء ادا کی گئیں۔

افتتاح لائبریری ”مخزن علم“

۱۴ اکتوبر کو علمی مقابلہ جات کی نشست کے بعد ساڑھے بارہ بجے قائمقام ناظر صاحب اعلیٰ محترم چوہدری محمد اکبر صاحب نے مخزن العلم کے صدر دروازہ سے ربن کاٹ کر باقاعدہ رسماً لائبریری کا افتتاح کیا اور اجتماعی دُعا کرائی۔ اس موقعہ پر جملہ حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ خدام و اطفال اور بزرگان لائبریری کے اندر تشریف لے گئے اور ریکوں میں رکھی ہوئی کتابوں و اخبارات و رسائل کا مطالعہ کیا۔ یہ لائبریری ایوان خدمت کی نچلی منزل اور وسیع ہال میں بنائی گئی ہے۔ اس میں جدید سائنسی اور معلوماتی کتب مہیا کی جا رہی ہیں۔ لائبریری کی سیٹنگ میں مکرم مجیب احمد صاحب اسلم نے قابل قدر خدمات انجام دیں ہیں اسی طرح لائبریری کے علاوہ دفتر مجلس خدام الاحمدیہ میں ایک کمپیوٹر بھی اس سال لگایا گیا ہے جس سے مجلس کے کاموں کو فروغ ملنے کے ساتھ اشاعتی کاموں میں بھی استفادہ ہو سکے گا۔

علمی اور ورزشی مقابلہ جات

امسال اجتماع کے تینوں روز علمی و ورزشی مقابلہ جات ہوئے جس میں مختلف مجالس سے آنے والے خدام و اطفال کی ٹیموں و ارکان نے حصہ لیا نو مبائعین خدام و اطفال نے خصوصی جوش و خروش کا مظاہرہ کیا۔ اجتماعی کھیلوں میں ہریانہ اور قادیان کے مابین ہونے والے مقابلہ والی بال اور رسہ کشی کافی دلچسپی و تفریح کا سبب بنے۔ درج ذیل علمی و ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔

مقابلہ حسن قرأۃ خدام نظم خوانی خدام پیغام رسانی، تقاریر خدام حزب الف و ب، کوئز مشاہدہ و معائنہ خدام و اطفال، قصیدہ خوانی خدام، حسن قراۃ اطفال، نظم خوانی اطفال، تقاریر اطفال حزب الف و ب، کوئز اطفال، پرچہ ذہانت خدام و اطفال، بیت بازی اطفال۔ دوڑ ۲۰۰-۱۰۰ میٹر خدام، رسہ کشی خدام۔ والی بال خدام، نیشنل کبڈی بیڈ، منٹن سنگلز خدام و اطفال، Releyدوڑ ۱۰۰×۴ میٹر خدام۔ فٹ بال اطفال لانگ جمپ خدام۔ فٹ بال خدام بیڈ منٹن سنگلز خدام و اطفال Events کرکٹ خدام۔ دوڑ اطفال- نشانہ غلیل

اختتامی تقریب و تقسیم انعامات

اختتامی تقریب پنڈال میں ہی رات ساڑھے آٹھ بجے زیر صدارت محترم چوہدری محمد اکبر صاحب قائمقام ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان منعقد ہوئی آپ کے ساتھ ہی سٹیج پر محترم مبشر احمد صاحب بٹ صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت بھی رونق افروز ہوئے۔ کارروائی کا آغاز این شفیق احمد صاحب کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ عزیز یامین خان متعلم مدرسۃ المعلمین نے نظم ”بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے“ خوش الحانی سے سنائی۔ اس کے بعد محترم صدر اجلاس نے نمایاں کارکردگی کرنے والی مجالس اور نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام و اطفال کو انعامات دیئے نیز ہریانہ ہماچل اور پنجاب کے مختلف مقامات سے تشریف لانے والے نو مبائعین کو جنہوں نے اجتماع کے موقعہ پر علمی مقابلہ جات میں حصہ لیا تھا حوصلہ افزائی کے انعامات دیئے گئے۔ اسی طرح مہمان خصوصی کو محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے خصوصی ہدیہ پیش کیا۔

تقسیم انعامات کے بعد محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے خطاب فرمایا آپ نے اجتماع کے کامیاب اختتام پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر بہت انعام کئے ہیں اور کر رہا ہے۔ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دیتے ہوئے جائزہ لینا چاہئے کہ کیا ہم نے اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں کو دور کرنے کی کوشش کی خدا سے مدد چاہی۔ آپ نے خدام کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اپنے مقام و مرتبہ کو پہچانیں ہمارا مقام صرف فخر کا ہی نہیں بلکہ خوف کا بھی ہے۔ ہر خادم خدمت کو اپنا شیوا بنالے آپ کے خطاب کے بعد مکرم مجیب احمد صاحب اسلم نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے احباب جماعت مہمانان ناظران عہدیداران و افسران کے علاوہ حکام بالا اور جملہ منتظمین و معاونین کا شکریہ ادا کیا۔

سوا دس بجے مہمان خصوصی محترم چوہدری محمد اکبر صاحب نے خطاب فرمایا۔ آپ نے اجتماع کے کامیاب اختتام پر مبارکبادی اور انعامات حاصل کرنے والوں کو بھی مبارک باد کہا۔ آپ نے اجتماع کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے نماز باجماعت اور اطاعت پر زور دیتے ہوئے ہر میدان میں متقین کے امام بننے اور نیکی و تقویٰ اختیار کرنے کی طرف خدام کو توجہ دلائی۔ اور آخر پر اجتماعی دُعا کرائی۔

امسال کئی مجالس کی طرف سے کھیلوں کی ٹیمیں بھی حاضر ہوئیں اور نہایت پیار و محبت اور ذکر الٰہی سے معمور یہ بابرکت ایام ختم ہوئے۔ تینوں روز سپورٹس کا جھنڈا بھی سربلند رہا پنڈال حاضرین سے اور گراؤنڈ شائقین سے بھرے رہے۔ تینوں روز بفضلہٖ تعالیٰ موسم نہایت خوشگوار رہا جبکہ اختتام اجتماع کے بعد رات سے بارش شروع ہوگئی۔ اسی طرح اجتماع کے دنوں میں خدام الاحمدیہ کی طرف سے بک سٹال لگتا رہا جس میں چار ہزار روپے کی کتب فروخت ہوئیں۔

پریس اینڈ پبلسٹی

اجتماع کی کارروائی اور تشہیر کی خبریں ہند سماچار گروپ اکالی پتر کا، اجیت سماچار، ویر پرتاپ، اتم ہندو، اج دی آواز، اور قنواں زمانہ نے شائع کیں۔

(باقی صفحہ ۱۵ پر ملاحظہ فرمائیں)

دیوبندیوں کیلئے سنہری موقعہ

دیوبندیوں کی تبلیغی جماعت کے اہانتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بھرپور عقائد رضا اکیڈمی نوری چوک نائیگاؤں بازار ناندیڑ (مہاراشٹر) نے شائع کئے ہیں۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ اگر کوئی دیوبندی ان حوالہ جات کو غلط ثابت کر کے دکھائے گا تو فی دیوبندی گیارہ ہزار ایک سو گیارہ روپے کا انعام دیا جائے گا۔ پیسے پیسے پر مرنے والے دیوبندی مولویوں کیلئے رضا اکیڈمی کی جانب سے یہ ایک بیش قیمت موقع فراہم کیا گیا ہے۔ ان کا فون نمبر بھی اس اشتہار میں درج ہے فوراً رابطہ کر کے فائدہ اُٹھائیں۔ اصل اشتہار ہم من و عن ذیل میں شائع کر رہے ہیں۔ (ادارہ)

تبلیغی جماعت کیا ہے

نوٹ: تبلیغی جماعت کے بدعقیدہ ہونے کی جو عبارتیں (باتیں) نیچے لکھی گئی ہیں اُن میں ایک حوالہ بھی کسی نے غلط ثابت کر دکھایا تو اُسے گیارہ ہزار ایک سو گیارہ روپے انعام دیا جائے گا۔

کسی بھی جماعت کا اصلی روپ پہچاننے کیلئے بہت ضروری ہے کہ وہ جن کو پیشوا و مولوی و بزرگ مانتے ہوں ان کا عقیدہ دیکھیں نیچے تبلیغی جماعت کے بانی و بزرگ و پیشواؤں کے عقیدے انہیں کی کتابوں سے لکھے گئے ہیں۔

- نماز میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف خیال لے جانا، اپنے گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوب جانے سے بدتر ہے (حوالہ صراط مستقیم صہ ۱۱۸ مصنف مولوی اسمٰعیل دہلوی)
- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بڑا بھائی کہنا جائز ہے کیونکہ آپ بھی انسان ہیں اور بندے ہیں۔ (حوالہ تقویۃ الایمان صہ ۴۸ مصنف مولوی اسمٰعیل دہلوی)
- اعمال میں بظاہر اُمتی نبی کے برابر ہو جاتا ہے بلکہ بڑھ بھی جاتا ہے۔ (حوالہ تحذیر الناس صہ ۵ قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند)
- حضور کا علم بچوں پاگلوں، جانوروں کی طرح یا اُن کے برابر ہے۔ (حوالہ حفظ الایمان صہ ۷ مصنف مولوی اشرف علی تھانوی)
- خدائے تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے (ممکن) (حوالہ براہین قاطعہ مصنف مولوی خلیل احمد انبیٹھوی)
- لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ کہنا جائز ہے۔ (حوالہ الامداد صفر ۱۳۳۶ھ صہ ۳۶)
- جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔ (حوالہ تقویۃ الایمان صہ ۴۱ مصنف مولوی اسمٰعیل دہلوی)
- حضور کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں (حوالہ براہین قاطعہ صہ ۵۵ (مصدقہ) مولوی رشید احمد گنگوہی)
- حضور مر کر مٹی میں مل گئے۔ (حوالہ تقویۃ الایمان صہ ۴۲ مصنف مولوی اسمٰعیل دہلوی)
- محرم میں ذکرِ شہادت، سبیل لگانا، شربت پلانا اُن کے لیے چندہ دینا سب حرام ہے لیکن دیوالی اور ہولی کی پوری اور کچوری کھانا جائز ہے۔ (حوالہ فتاویٰ رشیدیہ صہ ۱۱۴ مصنف رشید احمد گنگوہی)
- کوّا کھانا جائز ہے (حوالہ فتاویٰ رشیدیہ جلد دوم صہ ۱۱۴ مصنف رشید احمد گنگوہی)

مَعاذاللہ ثم مَعاذاللہ

پیارے دینی بھائیوں! یہ ہیں تبلیغی جماعت کے عقائد، جو شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین کرے وہ کافر ہے، انہوں نے تو خدائے تعالیٰ کو بھی جھوٹ ثابت کرنے کی کوشش کی ذرا غور کیجئے اور ایمان سے بتائیے کیا یہ لوگ حق پر ہیں؟ ہرگز نہیں۔ آپ سے ہماری التجا و گذارش ہے کہ جو اللہ اور اس کے رسول کا دشمن وہ ہمارا دشمن لہٰذا ان کی ظاہری وضع قطع اسلامی رکھ رکھاؤ اور چلتوں سے دھوکہ نہ کھائیں انہیں پہچانیئے کیونکہ ایمان کا دار و مدار عقیدے پر ہے اور بغیر صحیح عقیدے کے کوئی بھی عمل کام نہیں دیگا۔ اللہ جل جلالہٗ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہم سب مسلمانوں کو ایسے بے دین علماء اور بدعقیدوں سے بچائے (آمین)

نوٹ: سعودی عرب کے مفتی حمود بن عبداللہ نے تبلیغی جماعت سے بچنے کا حکم جاری کیا اور ایک کتاب بھی ۲۵۰ صفحوں پر مشتمل اکتوبر ۹۴ میں شائع ہوئی ہے جو عربی زبان میں ہے جس کا نام (القول البلیغ فی تہذیر جماعت التبلیغ) اس میں تقریباً سو مولوی اور عربی پیشوا نے تبلیغی جماعت کو گمراہ اور کافر بتایا گیا

المشتہر: **رضا اکیڈمی**، نوری چوک، نائیگاؤں بازار، ناندیڑ۔ ایس ٹی ڈی 02465 62210 - 62119

بقیہ صفحہ: (9)

دوردرشن جالندھر نے بھی اجتماع کی خبریں نشر کیں۔ آل انڈیا ریڈیو جالندھر نے پہلی مرتبہ اجتماع پر ۱۰ منٹ کا پروگرام ۹۸-۱۰-۱۴ کو رات ۸:۲۰ بجے پر نشر کیا۔ ایم ٹی اے کی ٹیم نے بھی اجتماع کے تمام پروگراموں کی ریکارڈنگ کی۔

مجلس شوریٰ و انتخاب صدر مجلس

مورخہ ۱۶ اکتوبر بروز جمعۃ المبارک مسجد مبارک میں ۹:۳۰ بجے خدام الاحمدیہ کی مجلس شوریٰ منعقد ہوئی۔ شوریٰ کی پہلی نشست میں سال ۹۹-۱۹۹۸ و ۲۰۰۰-۱۹۹۹ء کیلئے صدر مجلس خدام الاحمدیہ کا انتخاب عمل میں آیا اس اجلاس کی صدارت مکرم چوہدری محمد اکبر صاحب قائمقام ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ نے کی۔ محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد صدر مجلس انصار اللہ بھارت اور مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر دعوت و تبلیغ قادیان نے آپ کی معاونت کی۔

سب سے پہلے مکرم حافظ مخدوم شریف صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے تلاوت کی محترم مبشر احمد صاحب بٹ صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے عہد دوہرایا۔ محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری نے نمائندگان کی حاضری لی اور انتخاب کی شرائط سنائیں۔ دُعا کے بعد صدر مجلس کے انتخاب کیلئے نام پیش کئے گئے۔ شوریٰ میں ۱۱۵ نمائندگان نے شرکت کی۔ انتخاب کی کارروائی مکمل ہونے پر اجتماعی دُعا ہوئی اس طرح پہلی نشست اختتام پذیر ہوئی۔

دوسری نشست محترم مبشر احمد صاحب بٹ صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی صدارت میں شروع ہوئی۔ مکرم مجیب احمد صاحب اسلم نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اور مکرم زین الدین صاحب حامد معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے آپ کی معاونت کی۔ اس نشست میں ایجنڈا مجلس شوریٰ خدام الاحمدیہ بھارت اکتوبر ۹۸ء کی روشنی میں مالی تبلیغی تربیتی اطفال الاحمدیہ، خدمت خلق، اجتماعات اور رسالہ مشکوٰۃ کے امور کے متعلق نمائندگان کی آراء و مشوروں کو نوٹ کیا گیا۔ اسی طرح تفصیل آمد و خرچ بجٹ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت برائے سال ۹۹-۹۸ء پر غور و خوض کیا گیا۔ مہمانان کے قیام و طعام کا انتظام اجتماع کے دنوں مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے کیا۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

(قریشی محمد فضل اللہ منتظم شعبہ رپورٹنگ مجلس خدام الاحمدیہ)

دُعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ
BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
☎: SHOWROOM: 27-2185, 26-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 26-2096, 26-4696, 27-8749 FAX: ++91-33-26-9893

علماء بریلوی ہرگز ہرگز اھلِ سُنّت نہیں بلکہ نااہلسنت ہیں

بریلویت سے تائب ہو کر دیوبندیت میں شامل ہونے والے حافظ محمد نور عالم کا اعلان

ایک صاحب حافظ محمد نور عالم صاحب جو پہلے بریلوی فرقہ سے تعلق رکھتے تھے درج ذیل اشتہار سے معلوم ہوتا ہے کہ اب وہ بریلویت کو "نااہلسنت" "اہل بدعت والضلال" اور ان کے کافرانہ عقائد اور مشرکانہ وفاسقانہ اقوال کی وجہ سے بریلویت چھوڑ بیٹھے ہیں۔ اور اب درج ذیل اشتہار جس کا عکس ہم شائع کر رہے ہیں انہوں نے شائع کیا ہے۔ اور بریلوی علماء کو مناظرہ پر اکسایا ہے۔ دیکھیں علماء بریلوی اس کا کیا جواب دیتے ہیں۔ (ادارہ)

علماء بریلی کی مرکزی درسگاہ جامعہ اشرفیہ، مبارکپور اعظم گڑھ کے سند یافتہ عالم و فاضل بریلویت کے علمبردار

حضرت مولانا حافظ محمد نور عالم صاحب مدظلہ نے

بریلویت سے توبہ فرما کر علماء دیوبند اہلسنت والجماعت کے مسلک و عقیدہ کو قرآن و حدیث اور فقہ حنفی اور اولیاء کرام رحمہم اللہ کے تعامل کے عین مطابق ہونے کا اعلان فرمادیا اور علماء بریلی کو بذریعہ ڈاک تحریری مناظرہ کا چیلنج دیدیا

میں محمد نور عالم ولد عبدالرحمن ساکن شکری مذھوبنی تحصیل و ضلع صوبہ بہار کا ہوں۔ میں نے ۱۹۶۵ء میں علماء بریلی کی سب سے بڑی اور مرکزی درسگاہ جامعہ اشرفیہ مبارکپور ضلع اعظم گڑھ سے سند فراغت حاصل کی ہیں جامعہ مذکور کا مستند عالم و فاضل ہوں۔ چند ماہ سے تلدہ کی جامع مسجد میں خطیب، امام اور مدرس ہوں مدرس و معلم تھا۔ زمانہ طالب علمی میں جامعہ کے اونچے درجے کے علماء و اساتذہ کی نجی اور پرائیویٹ مجلسوں میں یہ باتیں متعدد بار سن چکا تھا۔ علماء دیوبند زبردست اہل علم اور صاحب علم اور فضل و کمال کے حامل ہیں۔ علم و عرفان زہد و تقویٰ سلوک و تصوف اور پرہیزگاری نیز شریعت و سنت کی پابندی میں لاثانی اور بے بدل ہیں اساتذہ کرام کی نجی مجالس میں یہ تذکرہ بھی متعدد بار مختلف طور پر ہوتے رہے کہ دراصل اعلیٰ حضرت نے محض انگریز سیاست دانوں کے ایما اور انکی تجویز کے مطابق علماء دیوبند پر کفر وہابیت کا فتویٰ لگایا اور بعض اساتذہ یہ بھی کہا کرتے تھے کہ اعلیٰ حضرت نے بڑی ہی دوراندیشی سے علماء دیوبند کی مجالس اور تقاریر میں شرکت کو حرام قرار دیا ورنہ اگر عوام اور ہمارے علماء ان کی مجلسوں میں شرکت کرنے لگ جائیں تو پھر بریلویت کا نام و نشان بھی نہیں رہ سکتا نہ یہ جامعہ نہ ہم ہوتے۔ اس طرح کی اندرون خانہ مختلف حقائق انگیز باتیں میرے ذہن میں تھیں۔ فراغت کے بعد میں نے بڑی لگن اور گہرائی کے ساتھ بریلوی کتابوں کا مطالعہ کیا تاکہ میں علماء دیوبند کے مقابلے میں زبردست بریلوی مناظر بن سکوں۔ اس طرح میں نے علماء دیوبند کی ان کتابوں کا پوری توجہ سے مطالعہ شروع کیا جن کتابوں پر علماء بریلوی کے زبردست اعتراضات ہیں خدا کی قسم کسی لالچ کسی مرعوبیت یا کسی ماحول سے متاثر ہوئے بغیر صرف اپنی بائیس سالہ تحقیق و مطالعہ سے یہ سمجھا کہ علماء دیوبند کی جن عبارتوں کو توڑ مروڑ کر اور کھینچ تان کر اور مختلف صفحات کی عبارتوں سے ٹکڑا ٹکڑا کاٹ کر پھر ان کو یکجا کرکے زبردستی ان سے کفر کے معنی پیدا کئے گئے ہیں۔ اس طرح تو کوئی بھی بدباطن اور بددیانت شخص خوف خدا کو چھوڑ کر قرآن و حدیث صحابہ کرام اولیاء عظام اور امام ابوحنیفہؒ کے قول میں بھی بددیانتی کر سکتا ہے مگر اس پر کوئی دلیل و برہان قائم نہیں کر سکتا۔ اسی طرح میں نے ہر پہلو سے غور کیا کہ علماء دیوبند کی عبارتیں قطعی اسلامی اور خالص دینی ہیں اور ہرگز ہرگز قابل اعتراض نہیں ہیں۔ بہرحال علماء بریلی کے تمام اعتراضات صرف اور صرف بغض و عناد پر مبنی ہیں حقائق اور صداقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ بالکل بے بنیاد اور گمراہ کن اعتراضات ہیں۔

اسی طرح مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۸۷ء کو سننے میں آیا کہ امیر شریعت، مناظر اسلام، استاذ العلماء، الحاج حضرت مولانا سید محمد اسماعیل صاحب مدظلہ اور مناظر اہلسنت خطیب ملت حضرت مولانا قاری سید سراج الساجدین صاحب قاسمی چشتی نقشبندی نائب مہتمم مرکز العلوم سونگڑہ تلدہ تشریف لا رہے ہیں۔ اگرچہ میں ان حضرات کے نام سے بہت پہلے سے واقف تھا کہ یہ علماء زبردست اہل علم اور مشہور و معروف مناظر ہیں لیکن کبھی ان کو دیکھنے یا تقریر سننے کا موقع نہیں ملا تھا۔ تلدہ کے ایک ذمہ دار سردار و بزرگ سے میں نے پوشیدہ طور پر اپنی خواہش کا اظہار کیا کس طرح ان کی تقریریں سن سکوں گا۔ انھوں نے فرمایا کہ فلاں مکان پر چھپ کر جا کر سن لیں یا اپنے حجرے کا دروازہ بند کر لیں اور کھڑکی کھول دیں، آواز آجائیگی مگر مجلس میں نہ جائیے۔ اگرچہ وہ بزرگ بھی دونوں علماء کے بڑے معتقد اور بڑے مداح ہیں مگر ماحول سے مرعوب ہیں بہرحال مجھے ان دونوں استاذ و شاگرد کی مسلسل پانچ گھنٹہ تقریر سننے کا موقعہ ملا۔ اپنی زندگی میں پہلی بار ایسی تقریریں جو علوم و معارف سے بات بات پر قرآن و حدیث سے بھرپور ہوں سننے میں آئیں اور میرے ضمیر نے مجھے للکارا اور میں تڑپ اٹھا اور حق ظاہر کئے بغیر نہ رہ سکا کہ واقعی علماء دیوبند عالم قرآن و حدیث ہیں اور علماء دیوبند ہی صحیح نائب رسول ہیں یہ علم و عمل کے پیکر اور عامل بالقرآن والحدیث ہیں اور سچے اہلسنت والجماعت ہیں اور علماء بریلوی ہرگز ہرگز اہل سنت نہیں بلکہ نااہلسنت ہیں۔ علماء بریلوی اہل بدعت والضلال ضرور ہیں۔ ان کے عقائد کافرانہ، اعمال مشرکانہ اور انداز فاسقانہ اور اقوال غیر منصفانہ ہیں۔

جن حضرات کو میری باتوں پر شبہ ہو ان کو میرا کھلا ہوا اعلان ہے کہ وہ اپنے اعتراضات جو علماء دیوبند پر ہوں دلائل و حوالجات کے ساتھ تحریری طور پر بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک میرے مندرجہ ذیل پتہ پر روانہ کریں۔ میں ان کے جوابات مدلل طور پر بذریعہ رجسٹری ڈاک روانہ کر دیا کروں گا۔ اس طرح ایک تحریری مناظرہ بذریعہ ڈاک ہو جائیگا۔ اور ایک اہم دستاویز بن کر موجودہ و آنیوالی نسلوں کیلئے رہنما ثابت ہوگا۔ دستخط (مولانا حافظ قاری محمد نور عالم عفی عنہ) سابق امام، خطیب، مدرس، جامع مسجد تلدہ

موجودہ پتہ — معرفت ڈاکٹر اکرام رسول میموریل کلب، قاضی ہاٹ، ڈاکخانہ کود، ضلع کٹک، اڑیسہ۔

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N 61/57

Subscription
Annual Rs/-150
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea :10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt Gurdaspur Punjab (INDIA)

☎ (091) 01872-20757
20091
FAX (091) 01872-20105

Vol - 47 Thursday,12th Nov, 1998 Issue No : 46

ہندوستان کے دارالحکومت نئی دہلی میں صوبہ دہلی کی پانچویں کامیاب سالانہ کانفرنس

الحمدللہ گزشتہ پانچ سال سے جماعت احمدیہ دہلی ہر سال ہندوستان کے دارالحکومت نئی دہلی میں سالانہ کانفرنس منعقد کرنے کی توفیق پارہی ہے۔ امسال بھی یہ کانفرنس مورخہ 20 ستمبر کو جماعتی روایات کے مطابق پورے اہتمام کے ساتھ ماوالنکر ہال پارلیمنٹ سٹیٹ رفیع مارگ میں منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس میں جماعت دہلی کے علاوہ۔ مرکز قادیان۔ یوپی۔ ہریانہ اور راجستھان کے مختلف شہر اور گاؤں سے اڑھائی سو سے زائد مہمانان کرام شریک ہوئے اسی طرح احمدی داعیان الی اللہ کے ہمراہ بعض مقامات سے اور خصوصاً سہارنپور کے علاقہ سے غیر احمدی اور زیر تبلیغ احباب بھی تحقیق حق کی غرض سے اس کانفرنس میں شرکت کیلئے تشریف لائے۔ اس طرح اللہ کے فضل سے کانفرنس کی حاضری پانچ سو سے زائد ہوگئی۔ مرکز قادیان سے نظارت دعوۃ و تبلیغ کے انتظام کے تحت اس مرتبہ علماء سلسلہ میں خصوصاً محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ اور محترم مولانا محمد ایوب صاحب ساجد ایڈیشنل ناظم وقف جدید اور سرینگر سے محترم مولانا غلام نبی صاحب نیاز مبلغ انچارج کشمیر بطور نمائندہ تشریف لائے۔ علاوہ ازیں قادیان سے احباب کرام کی شرکت اس کانفرنس کی رونق کو بڑھانے کا باعث بنی۔ اس کیلئے جماعت دہلی ان سب کی تہہ دل سے شکر گزار ہے۔
تشریف لائے ہوئے مہمانان کرام کے قیام و طعام کا جملہ انتظام دارالتبلیغ دہلی میں کیا گیا تھا۔ کانفرنس کیلئے احباب کرام کو دارالتبلیغ سے ماوالنکر ہال لے جانے اور بعد اختتام لے آنے کیلئے بسوں کا معقول انتظام تھا۔ اس کانفرنس کے مہمانِ خصوصی دہلی یونیورسٹی کے سینئر پروفیسر جناب رتناکر پانڈے صاحب تھے۔ آپ کے علاوہ ایک اور معزز مہمان جو کہ گاندھی فاؤنڈیشن کے جنرل سیکرٹری ہیں مسٹر راجیو بھورا صاحب بھی ہماری درخواست پر تشریف لائے تھے۔ کانفرنس کی صدارت محترم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل الاعلیٰ تحریک جدید قادیان نے فرمائی۔ ٹھیک 10 بجکر 45 منٹ پروگرام کا آغاز خاکسار سید کلیم الدین احمد مبلغ انچارج دہلی کی تلاوت قرآن مجید اور اس کے ترجمے سے ہوا۔ بعدہ محترم مولوی جاوید اقبال اختر صاحب سیکرٹری بہشتی مقبرہ نے حضرت مسیح موعودؑ کا کلام "ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے" خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اس کانفرنس کی پہلی تقریر محترم انصار احمد صاحب صدر جماعت دہلی کی ہوئی جس میں آپ نے جماعتی تعارف کے ساتھ ساتھ کانفرنس کی غرض و غایت احباب کے سامنے پیش فرمائی۔ دوسری تقریر مکرم مولانا غلام نبی صاحب نیاز مبلغ انچارج سرینگر کی ہوئی آپ کی تقریر کا عنوان تھا "قومی یکجہتی" (درمیان میں) محترم ثاقب صاحب زیروی کی لکھی ہوئی نعت مکرم عبدالخالق صاحب ملکانہ نے خوش الحانی سے سنائی۔
تیسری تقریر مہمان خصوصی محترم پروفیسر رتناکر پانڈے صاحب کی ہوئی آپ نے بہت ہی اچھے رنگ میں جماعت احمدیہ کی عالمی خدمات کا ذکر فرمایا اور اس کیلئے جماعت کو مبارکباد پیش کی اور اس روحانی پروگرام میں شرکت پر خوش نصیبی کا اظہار کیا چوتھی تقریر مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان کی ہوئی محترم مولانا صاحب کی تقریر "ختم نبوت اور جماعت احمدیہ کا مسلک" کے عنوان پر تھی محترم مولانا صاحب نے بڑی تفصیل سے ختم نبوت کی حقیقت سمجھاتے ہوئے جماعت احمدیہ کے عقیدہ پر روشنی ڈالی۔ آپ کے بعد معزز مہمان مکرم راجیو بھورا صاحب کی تقریر ہوئی۔ آپ نے جماعت احمدیہ کے متعلق اپنے اچھے اور نیک خیالات کا اظہار فرمایا اور خصوصاً ان نعروں کو پڑھ کر بے حد متاثر ہوئے جو ہال کے چاروں طرف لگائے گئے تھے۔ چھٹی تقریر مکرم انصار احمد صاحب صدر جماعت دہلی کی ہوئی آپ کی تقریر کا عنوان تھا "مخالفین کے اعتراضات کے جوابات" ساتویں تقریر محترم مولانا محمد ایوب صاحب ساجد ایڈیشنل ناظم وقف جدید کی ہوئی آپ کا عنوان تھا "پیشوایان مذاہب کا احترام" مولانا صاحب نے قرآن۔ حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کی روشنی میں تمام مذہبی راہنما اور پیشواؤں کی عزت اور احترام کو ضروری بنانے ہوئے جماعت احمدیہ کے عملی نمونہ کا بھی ذکر فرمایا۔ آٹھویں تقریر انگریزی زبان میں مکرم قریشی محمد سلیمان صاحب پریس سیکرٹری جماعت دہلی کی ہوئی آپ نے اسلامی جہاد کا فلسفہ پیش فرماتے ہوئے اس بارے میں جماعت احمدیہ کا موقف بتایا۔ آخر میں محترم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل الاعلیٰ تحریک جدید صدر جلسہ نے خطاب فرمایا۔ اور اختتام پر سب کا شکریہ ادا فرمایا اور دعا کے ساتھ پروگرام کا اختتام ہوا۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کا بہتر نتیجہ برآمد فرمائے۔ اور سعید روحوں کے لئے قبول حق کا باعث بنے۔ آمین۔

(سید کلیم الدین احمد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ انچارج دہلی)

اعلان دُعا

مکرم ڈاکٹر بی منصور احمد صاحب آف مٹانور کیرلہ دل کے عارضہ میں مبتلا ہیں احباب جماعت سے کامل شفایابی کیلئے نیز جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۸ء میں شمولیت کی توفیق پانے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

بقیہ صفحہ : (۱)

یعنی خدائے تعالیٰ مشرکین میں سے مومنوں کو پیدا کرتا ہے۔ بہر حال عورتوں سے مثال دینے میں دراصل ایک لطیف راز کا اظہار ہے۔ یعنی جس طرح عورت اور مرد کا باہم تعلق ہوتا ہے اسی طرح پر عبودیّت اور ربوبیّت کا رشتہ ہے۔ اگر عورت اور مرد کی باہم موافقت ہو اور ایک دوسرے پر فریفتہ ہو تو وہ جوڑا ایک مبارک اور مفید ہوتا ہے ورنہ نظام خانگی بگڑ جاتا ہے اور مقصود بالذات حاصل نہیں ہوتا ہے۔ مرد اور جگہ خراب ہو کر صدہا قسم کی بیماریاں لے آتے ہیں۔ آتشک سے مجذوم ہو کر دنیا میں ہی محروم ہو جاتے ہیں۔ اور اگر اولاد ہو بھی جائے تو کئی پُشت تک یہ سلسلہ چلا جاتا ہے اور اُدھر عورت بے حیائی کرتی پھرتی ہے اور عزّت و آبرو کو ڈبو کر بھی سچی راحت حاصل نہیں کر سکتی۔ غرض اس جوڑے سے الگ ہو کر کس قدر بد نتائج اور فتنے پیدا ہوتے ہیں۔ اسی طرح پر انسان روحانی جوڑے سے الگ ہو کر مجذوم اور مخذول ہو جاتا ہے دنیاوی جوڑے سے زیادہ رنج و مصائب کا نشانہ بنتا ہے جیسا کہ عورت اور مرد کے جوڑے سے ایک قسم کی بقاء کیلئے حظ ہے اسی طرح پر عبودیّت اور ربوبیّت کے جوڑے میں ایک ابدی خدا کیلئے حظ موجود ہے۔ صوفی کہتے ہیں کہ یہ حظ جس کو نصیب ہو جائے۔ وہ دنیا اور مافیہا کے تمام حظوظ سے بڑھ کر ترجیح رکھتا ہے۔ اگر ساری عمر میں ایک بار بھی اُس کو معلوم ہو جائے تو وہ اس میں ہی فنا ہو جائے لیکن مشکل تو یہ ہے کہ دنیا میں ایک بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ہے جنہوں نے اس راز کو نہیں سمجھا اور ان کی نمازیں نِری ٹکریں ہیں اور اوپرے دل کے ساتھ ایک قسم کی قبض اور تنگی سے صرف نشست و برخاست کے طور پر ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد نہم صہ ۲۴۳)

جلسہ سیرۃ النبیؐ خانپور ملکی بہار

ناصرات الاحمدیہ خانپور ملکی نے مورخہ ۳۰ اگست ۱۹۹۸ء جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا۔ خاکسارہ کی زیر صدارت تلاوت کلام پاک سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ متعدد ناصرات ولجنہ نے حسب استطاعت سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے نیک نتائج پیدا کرے۔

(ذکیہ تسنیم نگران ناصرات الاحمدیہ)

دُعائے مغفرت

عاجز کی اکسٹھ سالہ رفیقہ حیات خیر النسا محمودہ بیگم صاحبہ بتاریخ ۲۱/اپریل ۹۸ء مطابق ۲۳/ذی الحج اس دنیا سے کوچ کر گئی۔ ماہ فروری کے آخری ہفتہ میں وہ علیل ہوئیں۔ عاجز نے ان کی وفات کی اطلاع حضور کی خدمت میں روانہ کی تو پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کا حسب ذیل عنایت نامہ ملا "بعد ملاحظہ حضور نے دُعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے بے شمار فضلوں سے نوازے دین و دنیا میں کامیاب کرے اور ہر پریشانی سے بچائے آپ کی اہلیہ کی وفات کا پڑھ کر بہت صدمہ ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون اللہ ان کی مغفرت فرمائے اور آپ سب کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین"
ان کے والد نے ان کی پیدائش پر جو دو نام خیر النسا محمودہ بیگم رکھے تھے وہ ان دو ناموں کے اوصاف سے متصف تھیں اور تا حیات اپنی ان صفات کا عملی نمونہ تھیں۔ ان کی وفات پر اظہار تعزیت کے خطوط سارے رشتہ داروں کے علاوہ دامادوں کے بھائیوں سے بھی وصول ہوئے جنہوں نے انہیں دیکھا بھی نہ تھا لیکن ان کے اوصاف کے قصے انہوں نے اپنے بھائیوں سے سنے ہوئے تھے۔ ان کی وفات کے لمحات میں چار فرزندوں میں سے تین فرزندوں اور چار دختروں میں سے تین دختر موجود تھے صرف بڑا فرزند جو امریکہ میں ہے وہ اور ایک دختر جو جدہ میں ہے وہ حاضر نہ ہو سکی تھی۔ ۲۳/ذی الحج کی صبح میری بہو کا جو ان کی خدمت کیلئے دواخانہ میں ان کے ساتھ تھیں فون آیا کہ رہی یہ کہہ رہی ہیں کہ وہ اب اس دنیا سے رخصت ہو رہی ہیں یہ سنکر میں دواخانہ پہنچا اور سورہ یٰسین کی جو مجھے یاد ہے تلاوت کرتا رہا اور ایک احمدی ڈاکٹر عبدالرزاق صاحب ان کی چارپائی کے پہلو میں کرسی پر بیٹھ کر ان کا معائنہ کر رہے تھے اور میں سورہ یٰسین کے تیسرے دور میں اس کا آخری رکوع پڑھ رہا تھا اور ظہر کی اذان کی آواز قریب کی مسجد سے سنائی دے رہی تھی تو اس کی آخری تکبیر پر ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ نبض کی رفتار ختم ہو گئی اور روح پرواز کر چکی ہے۔ یہ منگل کا دن تھا جس دن حضرت مسیح موعودؑ کا وصال ہوا تھا۔ مرحومہ فی الحقیقت اپنے نام کے مطابق خیر النسا اور محمودہ تھیں۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنّت الفردوس میں اعلیٰ ترین مقام عطا کرے۔ سعودی عرب سے باہر رہنے والی احمدی خواتین میں ایسی خاتون شاذ ہی ہو گی جس کو ان کی طرح تین دفعہ حج کا فریضہ ادا کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

(محمد عبداللہ بی ایس سی؛ ایل ایل بی سابق قاضی و سابق نائب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد)۔